PRGI No.APURD/2013/54302

www.falaknumanews.in

روزنامہ
حیدرآباد
فلک نما نیوز
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM





MONDAY 02 NOVEMBER 2026 VOLUME:14 ISSUE No.2 Rs.2.00 Pages:4

پیر ۲/نومبر ۲۰۲۶ ۲۱/جمادی الاول ۱۴۴۸ھ جلد(۱۴) شمارہ(۱) قیمت دو روپیہ

سی ای سی گیانیش کمار ووٹ چوری پر جیل جائیں گے: راہل گاندھی

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اتوار کو یہاں انڈیا بلاک کی ریلی کی سرخی لگائی تاکہ چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کی برطرفی کا مطالبہ کیا جائے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے جمہوریت اور آئین کو بچانے کا وعدہ کیا گیا کہ انتخابی پینل کے سربراہ کو مقدمے کا سامنا کرنا پڑے اور ''جائے گا''۔ بلاک کی دلی چلو ریلی سے خطاب کرتے ہوئے راہول گاندھی نے کہا کہ گیانیش کمار کی ''کوئی عام چوری نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ''ان (سی ای سی گیانیش کمار) کی طرف سے کی گئی ووٹ چوری قانونی لحاظ سے نایاب ترین※ زمرے میں سے ہے۔''سی ای سی پر ای وی ایم کا استعمال کرتے ہوئے ووٹ چوری کرنے اور ووٹرلسٹوں سے 5.13 کروڑ ناموں کو ہٹانے کا الزام لگاتے ہوئے راہول گاندھی نے کہا، ''گیانیش



کمار نے پی ایم مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ کے لیے جو کچھ کیا ہے، وہ غداری اور ہر شہری کی آواز کو چوری کرنے کے مترادف ہے۔''انہوں نے مزید کہا کہ سی ای سی کے علاوہ پی ایم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کو بھی آئین اور جمہوریت پر حملہ کرنے کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔ راہول گاندھی نے 2024 کے لوک سبھا اور کئی اسمبلی انتخابات میں دھاندلی کے بارے میں الزام لگاتے ہوئے کہا، جبکہ وزیر داخلہ شاہ اعلان کرتے ہیں کہ پی ایم مودی کہیں نہیں جا رہے ہیں، ہم انہیں بتانا چاہتے ہیں کہ ہم انہیں (پی ایم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ) کو اس وقت تک کہیں نہیں جانے دیں گے جب تک کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا نہ کریں۔''انہوں نے کہا کہ رام لیلا میدان میں بڑا اجتماع نوجوانوں، کسانوں اور کارکنوں کی آواز کی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے ''ووٹ چوری'' کرنے والوں کو ایک مضبوط پیغام بھیجا ہے کہ وہ لڑیں گے اور انہیں شکست دیں گے۔ راہول گاندھی نے جمہوریت کو بچانے کے لیے اجتماع کو طاقت کا اجتماعی مظاہرہ قرار دیتے ہوئے کہا، ''جو لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں وہ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ آپ کوئی بھی ہو یا آپ کتنے ہی طاقتور اور دولت مند کیوں نہ ہوں، آپ آئین سے بڑے نہیں ہیں۔ آئین سب سے بڑا ہے۔''لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف نے کہا کہ سی ای سی گیانیش کمار، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ ''ووٹ چوری'' کے اپنے اجتماعی گناہ اور ان کے آنے والے نتائج کی وجہ سے نیند کی راتوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ راہول گاندھی نے کہا، ''وزیر اعظم، وزیر داخلہ امیت شاہ اور سی ای سی گیانیش کمار نے قوم کی روح، جمہوریت اور آئین پر حملہ کیا ہے لیکن ہم اسے برداشت نہیں کریں گے،'' راہول گاندھی نے کہا کہ شہری نفرت، تشدد کی قوم یا چند امیر لوگوں کے زیر کنٹرول ملک نہیں چاہتے۔ انہوں نے مرکزی حکومت اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پر قومی اداروں اور سرکاری ایجنسیوں کو کنٹرول کرنے کا الزام لگایا۔ یہ دعوی کرتے ہوئے کہ ان کا کوئی دشمن نہیں ہے اور وہ بھائی چارے اور عدم تشدد پر یقین رکھتے ہیں، راہول گاندھی نے اپنی پسندیدہ کیچ لائن ''محبت کی دکن'' کو بحال کیا، جس نے پنڈال میں موجود ہزاروں حامیوں کو یقین دلایا کہ محبت کی دکن جلد ہی دوبارہ کھلنے والی ہے''۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور انڈیا بلاک کے دیگر اتحادی جماعتیں انتخابی عمل میں شفافیت اور غیر جانبداری کو یقینی بنانے کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گی۔ راہول گاندھی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمہوری اقدار، آئینی حقوق اور ووٹ کے حق کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر آواز بلند کریں۔

کھرگے کا گیانیش کمار کو ڈھونڈنے کا عزم

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے اتوار کو چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ شہری انہیں تلاش'' کریں گے چاہے وہ ''زیر زمین چھپنے کی کوشش کریں''۔ کھرگے نے یہاں رام لیلا میدان میں مبینہ انتخابی بے ضابطگیوں پر سی ای سی کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے کے لیے منعقدہ انڈیا بلاک کی دلی چلو※ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے سربراہ نے اسے ''تاریخی اجلاس'' قرار دیا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر نوجوانوں، خواتین اور اقلیتوں کے ووٹ چھیننے کی کوشش کا الزام لگایا۔ ہم یہاں گیانیش کمار کے استعفیٰ کو یقینی بنانے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ ہم اس وقت تک نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ وہ استعفیٰ نہیں دیتے اور لڑتے رہیں گے،'' انہوں نے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ پر سی ای سی کو ''تحفظ دینے کی کوشش'' کا الزام لگاتے ہوئے کہا۔ گر وہ زیر زمین چھپنے کی کوشش بھی کرتا ہے، تو ہم اسے وہاں سے باہر نکالیں گے۔ ہمارے نوجوان اور خواتین



اس طاقت کے مالک ہیں،'' کانگریس کے سربراہ نے کہا۔ پی ایم مودی کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے، کھرگے نے کہا:''اس گمان میں نہ رہیں کہ سارا کام آپ کی پولیس کرتی ہے۔ ہم آپ کے زیر استعمال ای ڈی، سی بی آئی اور دیگر سرکاری ایجنسیوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں؛ اس کے بجائے، ہندوستانی بلاک میں ہم سب لڑتے رہیں گے۔''انہوں نے مزید الزام لگایا:''وزیر اعظم مودی عوام میں تقسیم پیدا کرنے اور ان کے ووٹ چھیننے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ عوام کے ذریعے منتخب ہونے کے بجائے خود یہ انتخاب کرتے ہیں کہ انہیں کس کو ووٹ دینا ہے۔''چاہے وہ مرکزی حکومت ہو یا مہاراشٹر کی حکومتیں، بہار یا یوپی، یہ سب ووٹ چوری کر کے اقتدار میں آئے ہیں، اور ہم ان چوروں کو بھگائیں گے۔'' انہوں نے کہا کہ ''جمہوریت تب ہی بچ سکے گی جب پی ایم مودی کو اقتدار سے ہٹایا جائے گا۔ لہذا، میں صرف مودی کو ہٹاؤ، لوک تنتر بچاؤ※ کہوں گا،'' کھرگے نے مزید کہا۔ اس سے قبل اتوار کو، کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور نے کہا کہ ہندوستانی بلاک کا احتجاج شہریوں کے آئینی حقوق کے تحفظ کے بارے میں تھا نہ کہ کسی سیاسی پارٹی کے بارے میں، جیسا کہ اپوزیشن لیڈر رام لیلا میدان میں احتجاج کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے، بخصوصی نظر ثانی پارٹیوں کے بارے میں نہیں ہے۔ انگریس کے بارے میں، یہ اس سادہ پیغام کے بارے میں ہے کہ الیکشن کمیشن کو ہندوستانی عوام کے آئینی حقوق نہیں چھیننے چاہئیں۔ انہوں نے جو کچھ کیا وہ غلط تھا۔ آپ 130 ملین ووٹرز کو کاٹ نہیں سکتے۔ یہ قابل قبول نہیں ہے۔ ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ بالکل صاف ستھرے انتخابی رجسٹر کی ہے،'' تھرور نے ریلی میں جاتے ہوئے کہا۔ ہم ملک کے لوگوں کے آئینی حقوق کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں،'' انہوں نے مزید کہا۔

تیجسوی نے مہابھارت کی دعوت دی، بائیں بازو کے خلاف کریک ڈاؤن



نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) اپوزیشن جماعتوں نے اتوار کو دہلی کے رام لیلا میدان میں غیر قانونی※ اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) اور سی ای سی گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے متحدہ محاذ قائم کرنے کے ساتھ، آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو نے مہابھارت اور کروکشیتر کی لڑائی کو مرکز میں نشانہ بنانے کی دعوت دی، جبکہ بائیں بازو کی جماعتوں نے حکومت اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔''جمہوریت کے جنگجو'' نڈیا بلاک کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، آر جے ڈی کے ورکنگ صدر تیجاشوی یادو نے احتجاج اور مہابھارت※ کے درمیان ایک متوازی تصویر کھینچی اور ہندو مہاکاوی کے کرداروں کو مدعو کیا، بشمول شکونی، یہ بیان کرنے کے لیے کہ اپوزیشن اس جنگ کو لڑنے پر مجبور ہے۔ نہوں نے کہا کہ رام لیلا میدان روایتی طور پر رام لیلا کے لیے جانا جاتا ہے، لیکن آج اپوزیشن نے ووٹ چوری کرنے والوں کے لیے مہابھارت※ کا انعقاد کیا ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ مہابھارت جوئے سے شروع ہوئی تھی نہ کہ میدان جنگ سے۔ اب جب کہ شکونی اپنا کھیل کھیل رہے ہیں، ہم اسے کروکشیتر میں بدلنے پر مجبور ہیں۔ جب بھی شکونی اپنا پانسا گھماتا تھا، وہ بالکل اسی طرح اترتا تھا جیسا کہ شکونی نے کہا تھا – یعنی وہاں بے ایمانی تھی، اور کوئی سطحی کھیل کا میدان نہیں تھا'': آر جے ڈی لیڈر نے پوچھا، اور یہ پوچھتے ہوئے کہ ''شکونی مشق کہاں تھی''۔ مزید، گیانیش کمار پر اپنے حملے کو تیز کرتے ہوئے، انہوں نے مطالبہ کیا کہ موجودہ سی ای سی پر شہریوں کے حق رائے دہی کو چھیننے اور ہندوستان کی جمہوریت کا گلا گھونٹنے کے لیے غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ اس کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کیا جائے اور اسے جیل بھیجا جائے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی شخص ہماری قوم کی جمہوریت کو تباہ کرنے، ہماری جمہوریت کو کچلنے یا ہمارے آئین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی جرات نہ کرے۔ بائیں محاذ کے رہنماؤں نے آزادی اور جمہوری اقدار کو سکڑنے پر مودی حکومت پر طنز کیا۔ انہوں نے آزادی اور تقریر کے گرتے ہوئے معیار پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت سڑکوں پر ہونے والے مظاہروں کے بارے میں اتنی عدم برداشت کیوں کر رہی ہے اور بھارتی شہریوں کے خلاف وحشیانہ کریک ڈاؤن کے لیے پولیس فورس کا استعمال کر رہی ہے۔ آپ نے وہی حربے اپنائے ہیں جو آپ کے آباؤ اجداد انگریز استعمال کرتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد نے آزادی پسندوں کو امن کے بندھن پر دستخط کرائے اور جیل بھیج دیا۔ آپ اپنی امتیازی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکلنے والے لوگوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کو سلاخوں کے پیچھے ڈال رہے ہیں، ہاتھوں میں ترنگا لے کر احتجاج کرنے والے لوگوں کو پیٹ رہے ہیں اور ڈنڈے مار رہے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی ریلی میں لوگوں کے زبردست ٹرن آؤٹ کا خیر مقدم کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ یہ ہندوستان کی شاندار تاریخ اور متحرک جمہوریت کا ثبوت ہے، انہوں نے خبردار کیا کہ ظالم※ وقت کی کسوٹی پر کھڑے نہیں ہوں گے اور بالآخر جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

اکھلیش کا امیت شاہ پر طنز



نئی دہلی: سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے اتوار کو مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے انگد کی ٹانگ※ والے تبصرے پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے پاؤں کے نیچے کوئی جگہ نہیں رہے گی، تو کیا آپ کے پاؤں کی کوئی جگہ نہیں رہے گی؟ مبینہ انتخابی بے ضابطگیوں پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے کے لیے منعقدہ رام لیلا میدان میں انڈیا بلاک کی دلی چلو※ ریلی میں اپنے خطاب میں، اکھلیش یادو نے کہا:''جو لوگ کبھی یوپی سے آئے تھے، انہیں یوپی سے ہی نکال دیا جائے گا۔ ریاست کے لوگ جانتے ہیں کہ کس طرح استقبال کرنا ہے، اور یہ بھی بہتر طور پر جانتے ہیں کہ ان کا کتنا دور ہے۔ اس قسم کی ہوکہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کے اتحادی دوبارہ واپس نہیں آسکیں گے۔ اس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ رام لیلا میدان ''جمہوریت کی ہلدی گھاٹی'' میں تبدیل ہو چکا ہے، انہوں نے زور دے کر کہا:''بڑے پیمانے پر عوامی حمایت اور انقلاب کے نعرے اس بات کا ثبوت ہیں کہ تبدیلی کسی بھی لمحے آسکتی ہے۔'' بی جے پی کی قیادت والی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا:''بھگوان رام ان لوگوں کو معاف نہیں کریں گے جنہوں نے گناہ کیا ہے، جن لوگوں نے رام مندر میں دیا گیا چندہ چوری کیا ہے، انہیں ضرور سزا ملے گی۔'' ایچ ایم شاہ کے انتباہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہ اتر پردیش میں بی جے پی کی حکومت ''انگد کی ٹانگ'' ہے، رامائن کی اس افسانوی شخصیت کا حوالہ دیتے ہوئے، جسے اپوزیشن پارٹیاں ہلا نہیں سکتیں، اکھلیش یادو نے جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا:''جو لوگ یہ کہتے ہوئے آئے تھے کہ ان کا موقف انگد کی ٹانگ※ کی طرح غیر متزلزل ہے، اب وہ جانتے ہیں کہ جہاں ان کے پاؤں نہیں رہ جائیں گے، وہاں زمین نہیں رہے گی۔ ٹانگ؟'' مزید برآں، وارانسی سمیت حالیہ یوپی قانون ساز کونسل کے انتخابات میں بی جے پی زیر قیادت این ڈی اے کی پانچ سیٹوں پر شکست کا حوالہ دیتے ہوئے کہا:۔

گیانیش کمار نے مرکزی ہائی جیکنگ سسٹم کے ذریعہ بنگال میں ووٹوں کو غائب کر دیا: ممتا بنرجی

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) ترنمول کانگریس-ممتا کی سربراہ اور مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے اتوار کو الزام لگایا کہ چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار نے ریاست کے اسمبلی انتخابات کی گنتی کے دوران ''مرکزی ہائی جیکنگ'' سسٹم کو ''غائب'' کر دیا۔ مبینہ انتخابی بے ضابطگیوں پر سی ای سی کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے کے لیے منعقد کی گئی رام لیلا میدان میں انڈیا بلاک کی دلی چلو※ ریلی میں اپنے خطاب میں، بنرجی نے کا کروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کیا، جس نے اس ماہ کے شروع میں سی ای سی کے خلاف متعدد احتجاجی مظاہرے کیے اور کہا کہ وہ اپنے طالب علموں، زیڈ کے سول سوسائٹی کے اراکین کی بھی شکر گزار ہیں۔ بنگال



ایس آئی آر کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات کا شکار ہے۔ ہم (اپنے حقوق کے لیے) لڑتے رہیں گے چاہے اس کے لیے ہمیں اپنی جان کیوں نہ دینی پڑے۔''انہوں نے بنگال کو لوٹا لیکن ہم جمہوریت کو بچائیں گے اور بحال کریں گے،''انہوں نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے لیے، SIR کا مطلب ہے خصوصی شدید ریلیف''۔ انہوں نے ای وی ایم، جمہوریت، آئین، لوگوں کے حقوق اور ووٹوں کی گنتی کو لوٹا ہے۔ گیانیش کمار نے مرکزی طور پر نظام کو ہائی جیک کر کے نہ صرف ووٹوں کو غائب※ کر دیا ہے بلکہ پوری گنتی (بنگال کے انتخابات میں ووٹوں کی)) کو غائب※ کر دیا ہے،''انہوں نے الزام لگایا۔ بنگال میں اسمبلی انتخابات سے پہلے ہی ایک کروڑ سے زیادہ ووٹروں کو انتخابی فہرستوں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ ہم (ترنمول) ہارے نہیں بلکہ ہارے تھے، اور ہم اپنا بدلہ سیاسی طور پر لیں گے۔ ہم لڑتے رہیں گے،'' انہوں نے مزید کہا۔ مزید برآں، بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ نے بی جے پی کی قیادت والی حکومت پر ملازمتوں کو ''لوٹنے'' اور انتخابات کو ''ہائی جیک کرنے'' کا الزام لگایا۔ ونیش کمار، تم کب غائب ہو گے؟'' اس نے سی ای سی پر طنزیہ انداز میں پوچھا۔ بنرجی نے بی جے پی پر گیانیش کمار کی حفاظت کرنے کا بھی الزام لگایا۔ بی جے پی کے سب کا ساتھ سب کا وکاس※ کے نعرے کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا:''اب لوگ کہتے ہیں بی جے پی کا ساتھ، سب کا سرونش۔ انہوں نے رام مندر اور بنگال کے مندروں سے بھی دیے گئے نذرانے کو لوٹا ہے۔ انہوں نے وقف املاک کو بھی لوٹا ہے،''انہوں نے الزام لگایا۔ ہمیں بی جے پی کو شکست دینا ہے،'' بنرجی نے CJP اور نوجوانوں سے جمہوریت کو بچانے کی اس لڑائی میں ''اکٹھے ہونے کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ ریں اثنا، بنگال کے سابق وزیر اعلی نے بھی مرکزی ایجنسیوں کو ''مشورہ'' دیتے ہوئے کہا۔

ٹیک سے لے کر خود انحصاری تک، آئی اے ایف کے نئے سربراہ نے مستقبل کا روڈ میپ پیش کیا

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) ہندوستانی فضائیہ کے 29 ویں سربراہ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اپنے پہلے خطاب میں، ایئر چیف مارشل آشوتوش ڈکشٹ نے اتوار کو ٹیکنالوجی سے چلنے والی جنگ، مقامی دفاعی پیداوار اور مسلح افواج کے درمیان زیادہ سے زیادہ جوڑنے پر توجہ مرکوز کرنے والا ایک پرجوش وژن پیش کیا۔ آئی اے ایف کے پاس صرف 29 فائٹر سکواڈرن کام کرنے کے ساتھ 42 کی منظور شدہ طاقت کے مقابلے میں چین اور پاکستان کے دو محاذوں کے خطرے سے نمٹنے کے لیے، نئے ایئر چیف نے کہا کہ جنگی طاقت کو مجاز سطح پر بحال کرنا ان کی اولین ترجیح ہوگی۔ اس نے مخفف VAYU کا استعمال کرتے ہوئے اپنی کمانڈ کی ترجیحات کا خلاصہ بھی کیا۔ اپنے پیشرو ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ کو تسلیم کرتے ہوئے، نئے سربراہ نے آپریشن سندھور کے دوران آئی اے ایف کی کارکردگی کی تعریف کی اور جنگی تیاری کی اعلیٰ حالت میں ایک فورس کے حوالے کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ پیچیدہ حفاظتی منظر نامے پر روشنی ڈالتے ہوئے، ایئر چیف مارشل ڈکشٹ نے اس بات پر زور دیا کہ جدید جنگ کو ڈرونز، لانگ رینج پریزین اسٹرائیکس، خلائی صلاحیتوں، سائبر آپریشنز، مصنوعی ذہانت اور برقی مقناطیسی سپیکٹرم کے ذریعے نئی شکل دی جا رہی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا، فضائی فوج، اس فورس میں تبدیل ہوتے ہوئے جس کی ہندوستان کو اگلی دہائی میں ضرورت ہوگی، ہمیشہ لڑنے اور جیتنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔'' V - چوکسی اور تیاری: ہر اسکواڈرن، ریڈار یونٹ اور فضائی جنگجو میں چوبیس گھنٹے آپریشنل تیاری کو برقرار رکھنا، جبکہ جنگی طاقت کو منظور شدہ سطحوں پر بحال کرنا۔ A Aatmanirbharta (خود انحصاری): دیسی دفاعی منصوبوں کو تیز کرنا، بشمول Tejas Mk-1A، Tejas Mk-II کمبیٹ ایئر کرافٹ (AMCA) کے ساتھ ساتھ ہندوستانی تیار کردہ سینسرز اور ہتھیاروں کے نظام۔ Yukti - Y (ہانیت اور اختراع): ڈیٹرنس کو مضبوط بنانے کے لیے AI- فعال کمانڈ نیٹ ورکس، تہہ دار کاؤنٹر ڈرون سسٹمز، ریسپانسیو مینٹیننس، فورس پروٹیکشن اور قریبی جگہ کے آپریشنز کا فائدہ اٹھانا۔ U - کوششوں کا اتحاد: منصوبہ بندی کے مرحلے سے بغیر کسی رکاوٹ کے متحد آپریشن کو یقینی بنانے کے لیے ہندوستانی فوج، ہندوستانی بحریہ اور دیگر قومی ایجنسیوں کے ساتھ گہرا انضمام۔ اپنے خطاب کے اختتام پر، ایئر چیف نے فضائی جنگجوؤں، اگنیوروں اور سابق فوجیوں کی تربیت، فلاح و بہبود اور وقار پر ذاتی توجہ دینے کا وعدہ کیا اور قوم کو فورس کے اپنے نصب العین کے لیے غیر متزلزل عزم کا یقین دلایا۔ اس سے پہلے دن میں، انہوں نے باضابطہ طور پر کمان سنبھالنے سے قبل شہید ہونے والے فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے قومی جنگی یادگار پر خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے صدر دروپدی مرمو، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے اعتماد کے لیے ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ سبز نقل و حرکت کو آگے بڑھانا نئے ایئر چیف نے سبز نقل و حرکت کی طرف دھکیلنے کے حصے کے طور پر مہندرا الیکٹرک گاڑی کا استعمال شروع کر دیا۔

روزنامہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

جنریشن زپینجاب کی سیاست منیش تیواری کو کیوں معاف نہیں کرے گا

اداریہ

بھاشینی اور منی پور حکومت کے درمیان لسانی ٹیکنالوجی معاہدہ

ڈیجیٹل انڈیا بھاشینی ڈویژن (DIBD)، ڈیجیٹل انڈیا کارپوریشن (DIC) کے تحت، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت (MeitY)، حکومت ہند نے محکمہ انفارمیشن ٹکنالوجی، حکومت منی پور کے تعاون سے، BHASHINI، BHASHINI، BHASHINI میں منعقد کیا امپھال 14 اکتوبر 2026 کو۔ ورکشاپ نے کثیر لسانی مصنوعی ذہانت کو آگے بڑھانے، زبان کی ٹیکنالوجی کو مضبوط بنانے اور ہندوستانی زبان کے حل کو حکومت اور شہریوں کو درپیش ڈیجیٹل خدمات میں ضم کرنے کے مواقع تلاش کئے۔ اس پروگرام کو منی پور کے عزت مآب وزیر اعلیٰ یومن کھیم چندسنگھ نے سراہتے ہوئے حکومتی نمائندوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو اکٹھا کیا تا کہ ڈیجیٹل خدمات کو مزید قابل رسائی اور جامع بنانے میں زبان کی ٹیکنالوجی کے کردار پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ ورکشاپ کا ایک اہم نتیجہ ڈی آئی بی ڈی اور حکومت منی پور کے درمیان مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کرنا تھا، جس کی نمائندگی شری ایتابھ ناگ، سی ای او، ڈی آئی بی ڈی، اور شری سومورجیت سلام، آئی اے ایس، سکریٹری، انفارمیشن ٹیکنالوجی، حکومت منی پور نے کی۔ ایم او یو کا مقصد زبان کی ٹیکنالوجی میں تعاون کو مضبوط کرنا، زبان کے وسائل کو بہتر بنانا اور ریاست بھر میں کثیر لسانی ڈیجیٹل خدمات کے حل تلاش کرنا ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، منی پور کے عزت مآب وزیر اعلیٰ یومن کھیم چندسنگھ نے مصنوعی ذہانت اور زبان کی ٹیکنالوجی کی صلاحیتوں پر روشنی ڈالی تا کہ ہندوستان کے لسانی تنوع کو فروغ دیا جا سکے اور ریاست کی کمیونٹیز کے لیے مواقع کو بڑھایا جا سکے۔ ”مصنوعی ذہانت اور زبان کی ٹیکنالوجی کے ذریعے، ہم ہندوستان کی متنوع زبانوں کو فروغ دے رہے ہیں اور منی پور کی مزید زبانوں کو ڈیجیٹل اسپیس میں لانے کے مواقع تلاش کر رہے ہیں۔ ہمارا لسانی تنوع ایک قیمتی طاقت ہے جیسا کہ ہم آگے بڑھ رہے ہیں،“ انہوں نے کہا۔ سومورجیت سلام، آئی اے ایس، سکریٹری، انفارمیشن ٹیکنالوجی، حکومت منی پور، نے اس بات پر زور دیا کہ ڈیجیٹل خدمات ان لوگوں کے لیے قابل رسائی اور بامعنی ہونی چاہیے جن کی وہ خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ”ڈیجیٹل خدمات صرف اس وقت موثر ہوتی ہیں جب لوگ انہیں سمجھ سکیں اور اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکیں۔ بھاشینی کے ذریعے، ہم زبان کی رکاوٹوں کو احتیاط سے جانچے گئے حل کے ساتھ حل کر سکتے ہیں جو منی پور کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور دیرپا عوامی فائدہ پہنچاتے ہیں،“ انہوں نے کہا۔ ورکشاپ نے BHASHINI's Language-First Digital Public Infrastructure (DPI) اور اس کے کثیر لسانی AI ماحولیاتی نظام کا ایک جائزہ فراہم کیا، جس میں زبانوں کے ڈیٹا سیٹس، AI ماڈلز، APIs اور تمام زبانوں میں ڈیجیٹل خدمات کو فعال کرنے میں ایپلی کیشنز کے کردار کو اجاگر کیا گیا۔ بات چیت میں یہ دریافت کیا گیا کہ کس طرح ان صلاحیتوں کو سرکاری پلیٹ فارمز اور شہریوں کو درپیش ایپلی کیشنز میں ضم کیا جا سکتا ہے تا کہ زیادہ قابل رسائی خدمات کی فراہمی میں مدد مل سکے۔ ریئل ٹائم انگلش ٹو منی پوری ترجمہ کے لائیو مظاہرے نے مواصلاتی فرق کو پر کرنے کے لیے زبان کی ٹیکنالوجی کی صلاحیت کو ظاہر کیا۔ سیشن نے ڈیجیٹل زبان کے وسائل کی تعمیر اور متعلقہ ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے زبان کے ماڈلز کی توثیق کرنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی، زبان کے ماہرین اور مقامی کمیونٹیز کے ان پٹ کے ساتھ، حقیقی دنیا کی ترتیبات میں ان کی افادیت کو بہتر بنانے کے لیے۔ ہندوستان کے تنوع کی عکاسی کرنے والی زبان کی ٹیکنالوجیز بنانے کی ضرورت پر بات کرتے ہوئے، DIBD کے سی ای او، شری ایتابھ ناگ نے کہا: ”AI کو ہندوستان کو اس کے تمام لسانی تنوع میں سمجھنا چاہیے۔ منی پور کے ساتھ ہماری شراکت داری کے ذریعے، ہمارا مقصد زبان کی ٹیکنالوجیز کو مضبوط کرنا، عملی ایپلی کیشنز کو بڑھانا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ زبان کو ڈیجیٹل خدمات تک رسائی کے مواقع میں رکاوٹ نہ ہو۔“ ورکشاپ نے منی پور کے لسانی تنوع پر روشنی ڈالی، بشمول منی پوری، ٹنگکھول، تھادو، پائٹ، ہمار، لیانگ مائی اور ریاست بھر میں بولی جانے والی دیگر زبانیں۔ ریاست کا لسانی علم، مقامی مہارت اور کمیونٹی کی شرکت زبان کی ٹیکنالوجیز کو ترقی دینے میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہے جو علاقائی ضروریات اور مواصلات کے طریقوں کی بہتر عکاسی کرتی ہے۔ سیشنز نے گورننس اور شہری خدمات بشمول تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، قانونی خدمات اور شکایات کے ازالے میں کثیر لسانی AI کی ایپلی کیشنز کی کھوج کی۔ BHASHINI Shippi، ڈویلپرز، طلباء اور اختراع کاروں کے لیے ایک انٹرایکٹو پلیٹ فارم، نے زبان AI کے ساتھ سیکھنے، تجربہ کرنے، مسائل حل کرنے اور تعمیر کرنے کا موقع فراہم کیا۔ روایتی ٹیکنالوجی سیشن سے آگے بڑھ کر، اس نے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ حقیقی دنیا کے چیلنجوں کو تلاش کریں، خیالات کا تبادلہ کریں اور BHASHINI کی لینگویج ٹیکنالوجیز، سروسز اور APIs کے ساتھ ترقی، اسکیلنگ اور اختراع کے امکانات تلاش کریں۔ انٹرایکٹو سوال و جواب نے شرکاء کو ممکنہ درخواستوں پر تبادلہ خیال کرنے اور نفاذ کے بارے میں وضاحت حاصل کرنے کے قابل بنایا۔ بھاشینی مترا پہل کو ریاستی اداروں اور زبان کی کمیونٹیز کے لیے زبان کے ڈیٹا میں حصہ ڈالنے اور کثیر لسانی AI وسائل کو مضبوط کرنے کے لیے ایک راستے کے طور پر بھی اجاگر کیا گیا۔ اگلے قدم کے طور پر، DIBD اور حکومت منی پور ترجیحی استعمال کے معاملات کی نشاندہی کریں گے، زبان کے ڈیٹا کی ضروریات کا جائزہ لیں گے اور BHASHINI کی زبان کی ٹیکنالوجیز کو متعلقہ سرکاری پلیٹ فارمز میں انضمام کی تلاش کریں گے۔ یہ تعاون زبان کے وسائل کو مضبوط بنانے اور زبان کے ماہرین اور مقامی کمیونٹیز کے ساتھ مل کر ایسے حل تیار کرنے اور ان کی توثیق کرنے پر بھی توجہ مرکوز کرے گا جو ریاست کے لسانی تنوع اور عوامی خدمت کی ضروریات کی عکاسی کرتے ہوں۔ بھاشینی راجیم پہل کا مقصد بھاشینی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانا ہے، زبان کی ٹیکنالوجی کی صلاحیتوں کو عملی حل میں ترجمہ کرنے میں مدد کرنا ہے جو ڈیجیٹل خدمات تک رسائی کو بہتر بناتے ہیں اور ہندوستان کے ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام میں وسیع تر شرکت کو قابل بناتے ہیں۔ ڈیجیٹل انڈیا بھاشینی ڈویژن (DIBD) کے بارے میں ڈیجیٹل انڈیا بھاشینی ڈویژن (DIBD)، ڈیجیٹل انڈیا کارپوریشن (DIC) کے تحت، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجیا۔

پنجاب کو درپیش شدید مالیاتی دباؤ نے اپنا معاشی مستقبل گروی رکھ دیا ہے۔ اس نے مستقبل کی نسلوں کو ناقابل تسخیر قرضوں کے بوجھ میں ڈال کر بین النسلی مساوات کو تباہ کر دیا ہے، ریاست کی مالی خودمختاری کو ختم کر دیا ہے۔ یہ گزشتہ 30 سالوں میں سیاسی طبقے کی جانب سے کیے گئے شعوری اور تباہ کن پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ ریاست چند دہائیوں سے اپنے وسائل سے باہر رہ رہی ہے۔ بقایا واجبات مارچ 2027 تک 754,47,4 کروڑ روپے تک پہنچنے کا تخمینہ ہے، جو کہ مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار (GSDP) کا تقریباً 45٪ ہے، یہ تناسب جو کہ GSDP میں معمولی نمو کے باوجود ضد کے ساتھ 43٪ اور 48٪ کے درمیان منڈلا رہا ہے۔ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (سی اے جی) نے مارچ 2024 تک پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگس اور پیراسٹیٹلز کے ذریعے اٹھائے گئے 78.092,4 کروڑ روپے کے آف بجٹ قرضوں کو جھنڈا دیا ہے، ایسی ذمہ داریاں جو کنسولیڈیٹڈ فنڈ کے ذریعے نہیں چلتی ہیں لیکن پھر بھی انہیں بجٹ سے پورا کیا جانا چاہیے۔ آج یہ تعداد 654,23 کروڑ روپے ہے۔ 2026-27 میں صرف قرض کی خدمت کا تخمینہ 000,42 کروڑ روپے سے زیادہ ہے، سود کی ادائیگیوں میں محصول کی وصولیوں کا 20-25 خرچ ہوتا ہے۔ سرمائے کے اخراجات کا حصہ کل اخراجات کے 5٪ سے کم ہو کر 2023-24 میں کل اخراجات کا صرف 3.88٪ اور اثاثہ بنانے کے لیے لگائے گئے کل قرضوں کا صرف 4.4٪ رہ گیا ہے۔ کمٹڈ اخراجات (تنخواہیں، پنشن اور سود) 2019 اور 2024 کے درمیان آمدنی کی وصولیوں کا تقریباً 78 فیصد تھا، جو 2023-24 میں بڑھ کر 80 فیصد ہو گیا۔ ایک ریاست جو کسی ایک اسکول، ہسپتال یا سڑک کو فنڈ دینے سے پہلے اپنی بار بار آنے والی آمدنی کا چار پانچواں حصہ دیتی ہے، اس نے پہلے ہی اس صوابدید کو تسلیم کر لیا ہے جو مالیاتی پالیسی کو دیا جانا ہے۔ محصولاتی خسارہ 2016-17 میں 311,7 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں 007,27 کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے (نظرثانی شدہ تخمینہ)، اور 2026-27 کے مالیاتی خسارے کا بجٹ 971,39 کروڑ روپے (جی ایس ڈی پی کا 1.4 فیصد) ہے۔ سیاسی معیشت جس نے یہ نتیجہ پیدا کیا وہ کوئی معمہ نہیں ہے۔ کریڈٹ مختلف جماعتوں کی حکومتوں کو واجب الادا ہے (کوئی سزا کا ارادہ نہیں ہے) جنہوں نے اپنی جانشینی حکومت کو ایڈجسٹمنٹ کے اخراجات کو موخر کرتے ہوئے کمٹڈ اخراجات اور بجٹ سے باہر کی ذمہ داریوں کو بڑھانا انتخابی طور پر فائدہ مند پایا۔ مفتیاں، خاص طور پر بجلی کی سبسڈی جو تقریباً 20٪ محصولات کو جذب کرتی ہے (اسے تمام ریاستوں میں سبسڈی سے آمدنی کا سب سے زیادہ تناسب بناتا ہے)، ایک ایسے گورننگ ماڈل کی علامت بن گئی ہے جو خزانے کو ترقیاتی آلہ کے بجائے سرپرستی کے آلے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ نتیجہ ایک ایسا بجٹ ہے جس میں تخمینہ شدہ محصولات کی 90٪ سے زیادہ رقم سود، تنخواہوں، پنشن اور بجلی کی سبسڈی کے ذریعے خرچ ہوتی ہے، جس سے بنیادی ڈھانچے اور فلیگ شپ اسکیموں کے لیے بمشکل 000,11 کروڑ روپے رہ جاتے ہیں۔ مارچ 2027 میں آنے والی حکومت کو ایک ایسا بجٹ وراثت میں ملے گا جس میں محصولات پر پہلا چارج اس کا اپنا منشور نہیں بلکہ اپنی پیشرو حکومتوں کے جمع شدہ دعوے ہیں۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کا تخمینہ ہے کہ اگر موجودہ رجحانات جاری رہے تو قرض سے جی ایس ڈی پی کا تناسب 2030-31 تک 62 فیصد تک بڑھ سکتا ہے۔ کسی بھی اصلاحی اقدام کے پہلے حصے میں قلیل مدتی انتخابی فوائد کے مایوپیا کا مقابلہ کرنے کے لیے سیاسی عزم اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مفتوں پر بے تحاشا اور فضول سماجی بہبود کے اخراجات کو یکسر از سر نو تشکیل دیا جانا چاہیے۔ یہ ریاست کا فرض نہیں ہے کہ وہ غیر ضروری ہینڈ آؤٹ فراہم کرے یا سب کے لیے استعمال پر سبسڈی دے؛ اس کا بنیادی فرض سماجی اوور ہیڈ کیپٹل تخلیق کرنا اور موثر کمیونٹی وسائل کو فروغ دینا ہے جو شہریوں کو معاشی ترقی کے پیداواری ایجنٹ بننے کے لیے بااختیار بناتے ہیں۔ ”آمدانی اٹھنی، کھڑچا روپیہ“ کے رجحان کا جس کا اب ایک قابل فخر پنجابی کو سامنا کرنا پڑے گا وہ ایک حقیقت ہے جسے ریاست کا سیاسی طبقہ طویل عرصے سے تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔ مالیاتی تدبر کا حصول ترقی کے لیے پیشگی شرط ہے۔ دوسرا، اور زیادہ امید افزا، اصلاحی عمل کا حصہ ماضی کی فکری اور معاشی زنجیروں سے آزاد ہونا ہے۔ پنجاب کو اپنے آپ کو ایک ایسی زرعی ریاست کے طور پر دیکھنا چھوڑ دینا چاہیے جسے صنعت کی ضرورت ہے اور اس کے بجائے خود کو ایک جدید زرعی صنعتی ریاست کے طور پر تبدیل کرنا چاہیے جہاں اس کے کھیتوں سے اس کے کارخانے کھلتے ہیں۔ اس کے لیے کم قیمت والے دھان اور گندم کے چکر سے ہٹ کر اعلیٰ قدر والی باغبانی، فوڈ پروسیسنگ اور زرعی برآمدات کی طرف شعوری اقدام کی ضرورت ہے۔ خصوصی صنعتی نوڈس کے ذریعے لنگر انداز اقتصادی زون، ریاست کو موجودہ صلاحیتوں پر استوار کرنے کی اجازت دیں گے۔ شمالی زون (پٹھانکوٹ اور گورداسپور) دفاعی اور ایرواسپیس کے اجزاء، ایویونکس اور درست انجینئرنگ میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں، جو بڑی فوجی تنصیبات سے اپنی قربت کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ دوہری استعمال کا، ہائی ٹیک مرکز ہوگا، جس میں باغبانی کی توجہ ایئر فریٹ مارکیٹ کے لیے اعلیٰ قیمت، خراب ہونے والی پیداوار پر مرکوز ہے۔ وسطی مغربی زون (امرتسر اور ترن تارن) پروسیس شدہ سبزیوں، پھلوں، ڈیریوں، مسالوں اور کھانے کے لیے تیار کھانے پر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں، کارگو کے لیے ہوائی اڈے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ یہ ٹیکسٹائل، کھیلوں کے سامان اور ہلکی انجینئرنگ میں بھی پھیل سکتا ہے۔ سینٹرل زون (لدھیانہ، جالندھر اور کپورتھلا) کو سائیکل سے لے کر ای بائک، موٹرز اور برآمدات تک ویلیو چین کو آگے بڑھانے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ سادہ مشین ٹولز سے لے کر جدید مینوفیکچرنگ اور ریلوے آلات تک، کپورتھلا میں ریل کوچ فیکٹری میں تعمیر۔ جنوب مغربی زون (بٹھنڈہ، مانسا اور فیروز پور) زرعی پروسیسنگ کیپٹل بن سکتا ہے، جو زرعی مشینری، بیج پروسیسنگ، اور شمسی اور برقی آلات میں مہارت رکھتا ہے۔ روپ نگر، شہید بھگت سنگھ نگر (نوانشہر) اور ہوشیار پور کے اضلاع آسانی سے بدی فارما ایکو سسٹم کی توسیع بن سکتے ہیں۔ آخر میں، مشرقی زون (موہالی، پٹیالہ اور سنگرور) کو AI، سافٹ ویئر، بائیو ٹیکنالوجی، میڈیکل ٹیکنالوجی اور سیمی کنڈکٹر ڈیزائن کے لیے ایک خاص مرکز ہونا چاہیے، جس سے یونیورسٹیوں سے لے کر لیبارٹریوں تک اسٹارٹ اپس اور پروڈکٹ کمپنیوں تک ایک ہموار پائپ لائن بنائی جائے۔ ان نوڈس کو دنیا سے مربوط کرنے کے لیے، ہوائی اڈے پر مبنی برآمدی مرکزوں کا نیٹ ورک ضروری ہے۔ امرتسر، موہالی، ہلواڑہ، آدم پور، بٹھنڈہ اور پٹھانکوٹ ہوائی اڈوں کو مخصوص فریٹ ٹرمینلز میں تبدیل کیا جانا چاہیے جو زیادہ قیمت، کم وزن کے سامان کو اڑاتے ہیں۔ روڈ میپ میں توانائی کی حکمت عملی بھی شامل ہونی چاہیے جس میں شمسی، بایوماس اور سٹوریج کے حل کو ہدف بنایا جائے، اور نئی صنعتوں کے لیے قابل اعتماد اور صاف توانائی کو یقینی بنانے کے لیے 2040 تک 400,1 میگاواٹ جوہری صلاحیت تیار کرنے کا ایک طویل المدتی منصوبہ۔ ہنر مند افرادی قوت کے لیے، ہر نوڈ پر ایک صنعت سے چلنے والا ہنرمندی کا مرکز اور موہالی، پٹیالہ، لدھیانہ اور امرتسر میں یونیورسٹی کے ریسرچ پارکس غیر گفت و شنید ہیں۔ گجرات یا مہاراشٹر کے برعکس، جو ساحلی اور صنعتی فوائد کے حامل ہیں، پنجاب کو اپنی شناخت بنانا چاہیے، جو ہندوستان کی پہلی بڑے پیمانے پر، مربوط زرعی صنعتی، انجینئرنگ، ڈیجیٹل اور اعلیٰ قدر والی باغبانی والی ریاست بننا چاہیے۔ سیاسی چیلنج بہت بڑا ہے کیونکہ مالیاتی سمجھداری منظم مفادات پر مرتکز لاگتیں عائد کرتی ہے، جبکہ اس کے فوائد مختلف اور تاخیر کا شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ کسی ایک پارٹی یا حکومت کا منصوبہ نہیں ہو سکتا۔ بدقسمتی سے، پنجاب میں سیاسی طبقہ انتخابی منافع سے آگے دیکھنے میں ناکام رہا ہے، 1966 میں اپنی تقسیم سے لے کر اور اس سے بھی زیادہ 1995 میں پاکستان کے زیر اہتمام دہشت گردی کے خاتمے کے بعد۔ اخراجات کا حصہ اگلے پانچ سالوں میں کل اخراجات کا 5٪ سے کم سے کم 10-20٪ تک۔ بجٹ سے باہر قرضوں کو بجٹ میں یکجا کیا جانا چاہیے اور ایک بیان میں ظاہر کیا جانا چاہیے۔ اثاثوں کی منیٹائزیشن کو بار بار چلنے والی مالیاتی حکمت عملی کے بجائے ایک وقتی پل کے طور پر سمجھا جانا چاہیے کیونکہ تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے حکومتی اثاثوں کو روکنا مالیاتی انتظام نہیں بلکہ پرستاپن ہے۔ قرض کی رفتار کو مستحکم کیا جا سکتا ہے اگر برائے نام جی ایس ڈی پی نمو موشر شرح سود سے زیادہ ہو اور بنیادی خسارہ کافی حد تک کم ہو جائے، لیکن ریاضی صرف اس صورت میں کام کرتا ہے جب سیاسی طبقہ ایسے اصول کے نظم و ضبط کو قبول کرتا ہے جو جانشینوں کے ساتھ ساتھ آنے والوں کو بھی پابند کرتا ہے۔ وہ پنجاب، پنجابیوں اور پنجابیت کے لائق منصوبہ ہے۔ یہ صرف ایک ہی ہے جو ایک پسماندہ ریاست کے طور پر لیبل کیے جانے کے ظالمانہ حساب کتاب پر قابو پا سکتا ہے، جس کی تعریف آج منشیات کی دہشت گردی کی تماشا سے ہوتی ہے جو اسے جگولر کے ذریعے رکھتی ہے۔

ترنگا کی ٹیکٹیکل ہتھیار سازی: شیلڈ یا حب الوطنی؟

کے بی جنڈیال

16 اکتوبر کو کناٹ پلیس میں کاکروچ جنتا پارٹی کے ”لہرا دو ترنگا“ مارچ نے قومی پرچم کو انتظامی کارروائی کے خلاف جذباتی ڈھال کے طور پر استعمال کرنے پر بحث کو جنم دیا ہے۔ زمین پر موجود حکام کو کیچ 22 کی صورت حال کا سامنا ہے- اگر وہ ترنگا لہرانے والے مشتعل افراد کو ممنوعہ احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے روکتے ہیں یا حراست میں لیتے ہیں، تو ان پر لوگوں کو ”ترنگا لہرانے پر“ جرمانہ کرنے کے لیے تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا، تو وہ امن و امان کے نفاذ میں اپنے فرض میں ناکام ہو جائیں گے، اور فرائض سے غفلت برتنے پر انہیں پکڑا جا سکتا ہے۔ یہ متحرک مارچ طے شدہ مارچ سے کچھ گھنٹے پہلے مکمل ڈسپلے پر تھا، جب دہلی پولیس نے اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہوئے CJP کے بانی اہھیجیت ڈپکے اور بائیں بازو کی طالب علم رہنما نیہا بورا کو میڈیا کیمروں کے مکمل نظارے میں حفاظتی تحویل میں لے لیا۔ کارکنوں نے سیکورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپیں کیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ قومی پرچم ہر فریم میں نمایاں طور پر سجا ہوا ہے، خود کو دیش پریمی کا روپ دھار رہے ہیں اور پولیس کو ایک ظالمانہ تیرنگا مخالف ☒ فورس کے طور پر پینٹ کر رہے ہیں، جو آزادی سے پہلے کی نوآبادیاتی پولیس کی یاد دلاتا ہے۔ بظاہر ایسی باتیں ترنگا سے محبت کے لیے نہیں بلکہ اپنے ایجنڈے کے لیے کی جاتی ہیں۔ جب کہ یہ سیاسی اور سماجی کارکن ایونٹ کو ایک فلیش پوائنٹ کی طرف دھکیلتے ہیں، یہ عصری ہندوستانی گلیوں کی سیاست میں ایک گہرے، زیادہ پریشان کن رجحان کو بے نقاب کرتا ہے: قومی پرچم کی حکمت عملی سے متعلق ہتھیار۔ کناٹ پلیس میں ”لہرہ دو ترنگا“ مارچ حقوق وضوابط کا ٹکراؤ تھا۔ سینٹرل پارک میں پولیس کی کارروائی نے دو متضاد نقطہ نظر کو شدید توجہ میں لایا۔ CJP نے برقرار رکھا کہ ان کا اجتماع چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے اور پارٹی کے شریک کنوینر سوروداس اور آشوتوش رانکا کی گرفتاری پر احتجاج کے لیے بلایا گیا- ایک محفوظ جمہوری عمل تھا۔ ”ترنگا لہرانا جرم نہیں سمجھا جا سکتا،“ منتظمین نے زور دے کر کہا کہ جھنڈے کو عزت دینے کے لیے کسی ایگزیکٹو کلیئرنس کی ضرورت نہیں ہے، لیکن انہوں نے خاموشی سے اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ کسی بھی عوامی مقام پر اجتماع اور مارچ کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ 20 جولائی 2026 کو جنتر منتر پر جو کچھ ہوا اسے آسانی سے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تاہم، ایک اہم انتظامی حقیقت ہے: عوامی اسمبلیوں کو ریگولیٹری اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ دہلی پولیس کی پوزیشن حب الوطنی کو چیلنج کرنے کے بجائے عوامی نظم میں مضبوطی سے جڑی ہوئی تھی۔ بھارتی شہری تحفظ سنہتا (BNSS) کی دفعہ 163 کے تحت پابندیوں کا حوالہ دیتے ہوئے، پولیس نے واضح طور پر خبردار کیا کہ محدود تجارتی زون میں غیر مجاز مارچ کا انعقاد قانونی احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے اور تاجروں، مسافروں اور شہریوں کے حقوق میں خلل ڈالتا ہے۔ ”قومی جھنڈا لہرانا ممنوع نہیں ہے، لیکن غیر مجاز مارچ کا انعقاد اور ممنوعہ علاقے میں ہجوم کو جمع کرنا قانونی احکامات کی خلاف ورزی ہے۔ شہریوں، تاجروں اور مسافروں کے حقوق کے لیے متعصّبانہ اقدامات سے گریز کریں۔“ اگرچہ پولیس نے جھنڈا لہرانے اور ضرورت پڑنے پر قومی ترانہ گانے کے لیے 11 افراد کے ایک علامتی، محدود اجتماع کی سہولت فراہم کرنے کی پیشکش کی، لیکن اسے سرسری طور پر مسترد کر دیا گیا- مقصد ترنگا لہرانے کے بارے میں نہیں تھا بلکہ ان کی بڑھتی ہوئی سیاسی مطابقت کے لیے 24x7 میڈیا کوریج زیادہ سے زیادہ نشانہ بنانا تھا۔ 2004 سے پہلے، ہر شہری یا مشتعل افراد کے لیے ترنگا کا استعمال رائج نہیں تھا۔ یہ ہندوستان کی سپریم کورٹ ہی تھی جس نے قرار دیا کہ قومی پرچم لہرانا، لہرانا اور اس کی نمائش ہر ہندوستانی شہری کا بنیادی حق ہے یونین آف انڈیا بمقابلہ نوین جندال 23 جنوری 2004 کو، عدالت نے فیصلہ دیا کہ قومی پرچم لہرانا اظہار کی ایک شکل ہے جو کہ آرٹیکل 19(1) (ایکسپریس ڈوم) کے تحت محفوظ ہے۔ آئین۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہ خودمختاری، سالمیت اور امن عامہ کے مفاد میں عائد معقول پابندیوں“ کے تابع ہے۔ درست انتظامی ممانعتوں یا سیکشن آرڈرز کی خلاف ورزی کرنے کے لیے جھنڈے کو استثنیٰ کے سرٹیفکیٹ کے طور پر نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ معاملہ ایک صنعتکار نوین جندال کے ذریعہ عدالت عظمیٰ کے سامنے لایا گیا تھا کیونکہ حکام نے انہیں اپنی فیکٹری کے احاطے میں جھنڈا لہرانے سے روک دیا تھا۔ کیونکہ پرانے ایگزیکٹو قوانین نے نجی شہریوں کو قومی تعطیلات کے علاوہ ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔ جب یہ معاملہ سپریم کورٹ میں زیر التوا تھا، حکومت ہند نے قواعد میں ترمیم کی اور فلیگ کوڈ آف انڈیا، 2002 کو لاگو کیا۔ اس ضابطے نے شہریوں کو کسی بھی دن جھنڈا لہرانے کی باضابطہ اجازت دی۔ عوامی تحریکوں کے دوران ترنگا کے استعمال پر، ہندوستان میں قومی پرچم کی نمائش اور ہینڈلنگ کو دو مخصوص قوانین کے تحت منظم کیا جاتا ہے۔ قومی عزت کی توہین کی روک تھام ایکٹ، 1971 کسی بھی عوامی مقام پر قومی پرچم کی بے حرمتی، توڑ پھوڑ، جلانے، روندنے یا تجارتی طور پر بے حرمتی کو مجرم قرار دیتا ہے جبکہ فلیگ کوڈ آف انڈیا، 2002 اس بارے میں جامع رہنما خطوط فراہم کرتا ہے کہ جھنڈے کو کس طرح لہرایا، ذخیرہ کیا جائے اور احترام کیا جائے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جھنڈے کو ڈریپری، ملبوسات یا یونیفارم کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے اور نہ ہی اسے پانی میں زمین یا پگڈنڈی کو چھونے کی اجازت ہونی چاہیے۔ زمین پر اخلاقی بحران ہے۔ جب ایک غیر مجاز مارچ افراتفری میں اترتا ہے، پرعزم مشتعل افراد اکثر جھنڈوں کو جیبوں یا تھیلوں میں چھپاتے ہیں، جب کوئی فوٹو جرنلسٹ ظاہر ہوتا ہے تو انہیں بے ترتیبی سے باہر نکال دیتے ہیں۔ پولیس کے ساتھ ہلچل، بھاگ دوڑ اور جسمانی جھڑپوں کے درمیان، قومی پرچم کے لیے قانونی طور پر لازمی قرار دیے گئے سخت وقار اور سجاوٹ سے لامحالہ سمجھوتہ کیا جاتا ہے۔ 2004 سے پہلے بھی چند تاریخی واقعات ایسے ہیں جب ترنگا استعمال ہوا تھا۔ ایسا ہی ایک واقعہ 15 اگست 1955 کو پرتگالی مقبوضہ گوا کے علاقے میں 3000 ستیہ گرہوں کا تاریخی گوا لبریشن مارچ تھا۔

فوجی انصاف کو عوامی تماشا نہیں بنانا چاہیے

انصاف کو برقرار رکھنے والی فوج اور عوامی استعمال کے لیے انتقام لینے والی فوج میں بنیادی فرق ہے۔ ایک پیشہ ور فوج اپنی قانونی حیثیت نظم وضبط، قانونی اختیار اور آئینی اصولوں کی وفاداری سے حاصل کرتی ہے۔ چوکنا انصاف، اس کے برعکس، غصے، تماشے اور سامعین کے سامنے مجرم کو تکلیف پہنچانے کے ابتدائی جذبے سے پروان چڑھتا ہے۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ کا یہ اطلاعی اعلان کہ 2009 کے فورٹ ہڈ قتل عام میں 13 افراد کو قتل کرنے اور 32 دیگر کو زخمی کرنے کے مجرم ندال ملک حسن کی پھانسی کو لائیو سٹریم کے ذریعے عوام کے لیے قابل رسائی بنایا جائے گا، اس فرق کو تیز تر توجہ میں لاتا ہے۔ حسن کے جرائم گھناؤنے تھے۔ اس کے متاثرین اور ان کے اہل خانہ انصاف کے مستحق ہیں، اور لواحقین اپنی تکلیف کو تسلیم کرنے کے مستحق ہیں۔ لیکن جرم کی سنگینی ریاست کے لیے سزا کو تماشا بنانے کا لائسنس نہیں بن سکتی۔ فوج ایک چوکس مقام نہیں ہے۔ فوج کی پیشہ ورانہ مہارت صرف طاقت کے استعمال کی صلاحیت سے نہیں بلکہ اس قوت کو قانون، نظم وضبط اور قانونی اختیار کے تابع کرنے کی صلاحیت سے ماپا جاتا ہے۔ فوجیوں کو متعین اصولوں اور ذمہ داریوں کے اندر مہلک طاقت استعمال کرنے کی تربیت دی جاتی ہے، نہ کہ ذاتی انتقام لینے یا تشدد کو عوامی تھیٹر میں تبدیل کرنے کے لیے۔ یہ وہی ہے جو ایک پیشہ ور فوج کو چوکس پوزیشن سے الگ کرتا ہے۔ ہیگسیتھ کا اصرار کہ پھانسی قتل عام کی برسی کے موقع پر فورٹ ہڈ میں ہونی چاہیے، اور عوامی طور پر قابل رسائی ہونا تجویز کو ایک واضح تھیٹر کی جہت دیتا ہے۔ دوسری عالمی جنگ کی اس کی دعوت اور اس کی فتح کی ذہنیت پھانسی کو قومی عزم کے مظاہرے کے طور پر پیش کرتی ہے۔ لیکن جنگ کے وقت کی لڑائی اور فوجداری انصاف کی انتظامیہ ایک دوسرے کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ سزا یافتہ قیدی کے ساتھ اپنے سلوک میں نظم وضبط کے ساتھ رہتے ہوئے ایک فوج دشمن کا مقابلہ کرنے میں انتھک کام کر سکتی ہے۔ درحقیقت، دونوں کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت پیشہ ورانہ پختگی کی علامت ہے۔ لاپرواہ بہادری پیشہ ورانہ فیصلے کا متبادل نہیں ہے، اور تشدد کا عوامی مظاہرہ ادارہ جاتی طاقت کا ثبوت نہیں ہے۔ ایک وزیر دفاع کی ذمہ داری فوج کے پیشہ ورانہ کردار کو برقرار رکھنا ہے، اس تاثر کی حوصلہ افزائی نہیں کرنا کہ اس کے اختیار کو موت کی عوامی نمائش کے ذریعے ظاہر کیا جانا چاہیے۔ قرون وسطیٰ کے تماشے کی واپسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے! سرعام پھانسی نے تاریخی طور پر حکمرانوں کو ڈرانے دھمکانے اور طاقت کے مظاہرے کے طور پر کام کیا ہے۔ تاہم، جدید آئینی جمہوریتیں، قانون، شواہد اور مناسب عمل سے سزا کا جواز حاصل کرتی ہیں، نہ کہ سامعین کو چونکانے کی صلاحیت سے۔ لائیو سٹریم پر عمل درآمد سے جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے قرون وسطیٰ کے اسکافولڈ کی منطق کو زندہ کرنے کا خطرہ ہے۔ آلات بدل گئے ہیں، لیکن لالچ باقی ہے، ایک مجرم کی موت کو سیاسی کارکردگی میں بدلنے کا۔

وندے بھارت سلیپر ٹرین بنگلورو-ممبئی کنیکٹیویٹی کے لیے گیم چینجر ہوگی: پی ایم مودی

بنگلورو: وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ بنگلورو اور ممبئی کے درمیان وندے بھارت سلیپر ٹرین سروس دونوں بڑے شہروں کے درمیان ریل رابطے کو بہتر بنانے میں ایک گیم چینجر ثابت ہوگی۔ بنگلورو میں وندے بھارت سلیپر ٹرین سروس کو جھنڈی دکھائے جانے کے بعد ایک بیان میں، وزیراعظم مودی نے نوٹ کیا کہ نئی سروس نے ملک کی ٹیکنالوجی اور اختراعی مرکز، بنگلورو سے ریلوے کنیکٹیویٹی کو بہتر بنانے کی طرف ایک اور قدم کا نشان لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ٹرین سے کرناٹک، آندھرا پردیش اور مہاراشٹر کو خاص طور پر نوجوانوں، آئی ٹی پروفیشنلز اور طلباء کو فائدہ ہوگا۔ وزیراعظم نے کہا کہ نئی سروس بنگلورو اور ممبئی کے درمیان بہتر رابطہ فراہم کرے گی، جس سے تینوں ریاستوں کے لوگوں کو سفر کی سہولت ملے گی۔ پی ایم مودی نے اس تقریب کا ویڈیو بھی سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ شیئر کیا۔ مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو نے اتوار کو کٹرہ راجیوتسو کے موقع پر بنگلورو اور ممبئی کو جوڑنے والی وندے بھارت سلیپر ایکسپریس کو یہاں سرایم ویشورایا ٹرمینل (SMVT) سے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ ریلوے کے وزیر مملکت وی سومنا، مرکزی وزراء پرہلاد جوشی اور ایچ ڈی کمارسوامی، ریاستی وزیر شوبھا کرندلاجے، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اراکین پارلیمنٹ تیجسوی سوریا، پی سی موہن اور سی این منجوناتھ، اور بی جے پی کے راجیہ سبھا ممبران لہر سنگھ سیرویا اور جگیش نے بھی افتتاحی تقریب میں ہری جھنڈی لہرائی۔ وندے بھارت سلیپر ایکسپریس میں کل 823 مسافروں کی گنجائش ہوگی۔ اس میں 11 اے سی تھری ٹائر کوچز ہوں گے جن میں 611 مسافروں کی گنجائش ہوگی، چار اے سی ٹو ٹائر کوچز جن میں 188 مسافروں کی گنجائش ہوگی اور ایک فرسٹ اے سی کوچ جس میں 24 مسافروں کی گنجائش ہوگی۔ رات بھر کی سروس سے دونوں بڑے شہروں کے درمیان رابطے کو بہتر بنانے اور سفر کا وقت کم ہونے کی امید ہے۔ ساؤتھ ویسٹرن ریلوے (SWR) زون اس سروس کو چلائے گا اور برقرار رکھے گا۔ SWR کے مطابق، ٹرین دو نمبروں کے تحت چلے گی: SMVT) 27652 Bengaluru-CSMT ممبئی) اور 27651(CSMT ممبئی-SMVT بنگلور)۔ یہ سروس ہفتے میں چھ دن کام کرے گی، سوائے سوموار کے بنگلورو-ممبئی سفر کے لیے اور منگل کو واپسی کے سفر کے لیے۔ ٹرین نمبر 27652 SMVT بنگلورو سے شام 45:7 پر روانہ ہوگی اور اگلے دن صبح 55:11 بجے ممبئی میں چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (CSMT) پہنچے گی، تقریباً 16 گھنٹے میں سفر طے کرتی ہے۔ واپسی کے سفر پر، ٹرین نمبر 27651 CSMT ممبئی سے رات 10:8 بجے روانہ ہوگی اور اگلے دن دوپہر کو SMVT بنگلورو پہنچے گی۔ ریلوے حکام کے مطابق، اس ٹرین کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا گیا ہے، جس میں آرام دہ سلیپر برتھ، بہتر حفاظتی نظام، خودکار دروازے اور مسافروں کی سہولت کے لیے جدید ٹیکنالوجی شامل ہے۔ ٹرین میں سفر کے دوران مسافروں کو طویل فاصلے کے سفر میں بہتر آرام اور سہولت فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس سروس کے آغاز سے کاروباری افراد، ملازمت پیشہ افراد، طلبہ اور سیاحوں کو دونوں شہروں کے درمیان آمدورفت میں آسانی ہوگی۔ خاص طور پر آئی ٹی اور صنعتی شعبوں سے وابستہ افراد کے لیے یہ ٹرین ایک اہم سفری ذریعہ ثابت ہونے کی توقع ہے۔ ریلوے حکام نے امید ظاہر کی کہ وندے بھارت سلیپر ٹرین ملک میں جدید ریل خدمات کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اس کے ذریعے نہ صرف مسافروں کو بہتر سفری تجربہ حاصل ہوگا بلکہ مختلف ریاستوں کے درمیان اقتصادی، تجارتی اور سماجی

اکتوبر میں جی ایس ٹی وصولی 23 فیصد بڑھ گئی

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) گھریلو سرگرمیوں اور درآمدات سے مضبوط جمع ہونے کی وجہ سے اکتوبر میں جی ایس ٹی کی مجموعی وصولی 23 فیصد بڑھ کر 31.2 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوگئی، اتوار کو جاری سرکاری اعداد و شمار کے مطابق۔ گھریلو فروخت سے جی ایس ٹی کی مجموعی وصولی 16 فیصد بڑھ کر 59.1 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی، اور درآمدات سے حاصل ہونے والی آمدنی 42 فیصد بڑھ کر 246,72 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ 31.2 لاکھ کروڑ روپے کی وصولی میں 935,42 کروڑ کا مرکزی جی ایس ٹی، 340,51 کروڑ روپے کا ریاستی جی ایس ٹی اور 37.1 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا مربوط جی ایس ٹی شامل ہے، اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ سامان اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کی واپسی اکتوبر میں سال بہ سال 5.6 فیصد بڑھ کر 934,27 کروڑ روپے ہوگئی۔ ریفنڈ کے لیے ایڈجسٹ کرنے کے بعد، خالص جی ایس ٹی کلیکشن اکتوبر میں 26 فیصد بڑھ کر 03.2 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوگیا۔ اپریل-اکتوبر کے دوران جی ایس ٹی کی مجموعی وصولی 2.13 فیصد بڑھ کر 77.14 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ خالص وصولی 13 فیصد بڑھ کر 69.12 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوگئی۔ اکتوبر کے اعداد و شمار ٹیکس محصولات میں مسلسل رفتار کی نشاندہی کرتے ہیں، جس کی حمایت اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ اور درآمدات سے متعلق اعلیٰ وصولیوں سے ہوتی ہے۔ گھریلو GST وصولیوں میں اضافہ کھپت اور کاروباری لین دین میں مسلسل مضبوطی کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ حکومت ٹیکس کی تعمیل کو بہتر بنانے، ٹیکس دہندگان کی بنیاد کو وسیع کرنے اور جی ایس ٹی نظام کو ہموار کرنے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ وصولیوں میں اضافے سے عوامی اخراجات اور ترقیاتی پروگراموں کے لیے اضافی مالی جگہ فراہم کرنے کی توقع ہے۔

منی پور: دولاپتہ کوکی نوجوانوں کی لاشیں ملیں

امپھال، یکم نومبر (جی این ایس) کو لاپتہ ہونے والے دو کوکی نوجوانوں کی لاشیں اتوار کو منی پور پولیس، سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) اور آسام رائفلز کی مشترکہ ٹیموں کے ذریعہ کئے گئے متعدد تلاشی آپریشنوں کے بعد برآمد کی گئیں۔ منی پور پولیس کے ایک اہلکار نے بتایا کہ 28 اکتوبر کو کانگ پوکپی ضلع کے تافو کوکی گاؤں سے دو افراد کے لاپتہ ہونے کے بعد، منی پور پولیس، سی آر پی ایف، کوبرا (کمانڈو بٹالین فار ریزولوٹ ایکشن)، ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) اور آسام رائفلز پر مشتمل مشترکہ ٹیموں کے ذریعہ متعدد تلاشی مہم شروع کی گئی۔ جاری کارروائیوں کے ایک حصے کے طور پر، اتوار کو منی پور پولیس اور مرکزی سیکورٹی فورسز کی ٹیموں کی طرف سے امپھال-دیما پور نیشنل ہائی وے (NH-2) کے مشرق میں ایس پی روڈ کے ساتھ واقع عمومی علاقے میں ایک وسیع مشترکہ تلاشی مہم چلائی گئی۔ اہلکار نے بتایا کہ وسیع سرچ آپریشن کے دوران مشترکہ ٹیموں نے علاقے سے دو لاشیں برآمد کیں۔ پولیس لاشوں کی بازیابی کے بعد ضروری قانونی کارروائیاں اور دیگر کارروائیاں کر رہی ہے۔ دریں اثنا، حکام نے بتایا کہ اس واقعے کے ذمہ داروں کی شناخت اور گرفتاری کے مقصد سے علاقے میں وسیع تلاشی اور کومبنگ آپریشن جاری رہے گا۔ دونو جوانوں کے مبینہ اغوا کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے کانگ پوکپی ضلع میں قبائلی اتحاد کی کمیٹی (COTU) کی طرف سے بلائے گئے 48 گھنٹے کے بند نے امپھال-دیما پور قومی شاہراہ (NH-2) پر ہفتہ کی شام تک گاڑیوں کی آمدورفت میں خلل ڈالا۔ شٹر ڈاؤن جمعرات کی شام 5 بجے شروع ہوا، احتجاج کے دوران دکانیں، بازار اور دیگر کاروباری ادارے بند رہے۔ COTU نے الزام لگایا تھا کہ دو کوکی نوجوانوں کو "ناگا عسکریت پسندوں" نے اغوا کیا تھا۔ منی پور کے نائب وزیر اعلیٰ نیچا کیگن نے قبل ازیں متعلقہ حکام پر زور دیا تھا۔

پیلی بھیت میں ووٹر اندراج بے ضابطگیاں، دو افسران معطل کرنے کا حکم

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) EC نے پیلی بھیت کے ووٹروں کے اندراج میں بے ضابطگیوں پر یوپی کے دو پولنگ افسران کو فوری طور پر معطل کرنے کا حکم دیا لکھنؤ: الیکشن کمیشن (EC) نے اتر پردیش حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ پیلی بھیت اسمبلی حلقہ میں 470,10 ووٹر اندراجات میں مبینہ بے ضابطگیوں پر دو الیکٹورل رجسٹریشن افسران (EROs) کو فوری طور پر معطل کرے۔ اتر پردیش کے چیف الیکٹورل آفیسر نودیپ رِنوا اور ریاست کے چیف سکریٹری کو لکھے گئے خط میں، پولنگ پینل نے ای آر اوز میانک گوسوامی اور ہیمنت چودھری کا نام دیا اور ہدایت کی کہ ان کی چارج شیٹ اس کی جانچ پڑتال کے لیے پیش کی جائیں۔ اس نے کہا کہ EC کی منظوری کے بغیر افسران کو بحال نہیں کیا جانا چاہیے۔ کمیشن نے حکام کو بھارتیہ نیا سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 198 کو بھی شامل کرنے کی ہدایت کی ہے، جو کسی سرکاری ملازم کو چوٹ پہنچانے کے ارادے سے قانون کی خلاف ورزی کرنے سے متعلق ہے، دو افسران اور ووٹر رجسٹریشن سینٹر کے کمپیوٹر آپریٹر انیل کمار کے خلاف پہلے سے درج ایف آئی آر میں شامل کریں۔ اس نے ریاست سے کہا کہ وہ عدالت میں مقدمات کی سختی سے پیروی کرے۔ الیکشن کمیشن نے پیلی بھیت کے ضلع انتخابی افسر سے ضلع کے چاروں اسمبلی حلقوں میں انتخابی فہرستوں کی جانچ کے بارے میں سی ای او کے تبصروں کے ساتھ ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ طلب کی ہے۔ اس نے کمپیوٹر آپریٹر کے خلاف کارروائی کی رپورٹ اور پانچ اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن افسران کے کردار کی تفصیلات بھی تین دن کے اندر طلب کی ہیں۔ ایک ریاست گیر ہدایت میں، کمیشن نے تمام ضلعی انتخابی افسران اور EROs سے کہا کہ وہ ووٹر فہرستوں کی دوبارہ جانچ پڑتال کریں، فارم 6، 7 اور 8 کے ذریعے اضافے، حذف کرنے اور ترمیم کرنے والے اندراجات پر خصوصی توجہ دیں۔ اور 309,3 مسترد ہوئے۔ تاہم، تفتیش کاروں کو دفتر میں اندراجات کے لیے کوئی درخواست فارم یا معاون دستاویزات نہیں ملے۔ یہ تنازعہ ان شکایات کے بعد سامنے آیا کہ مختلف ووٹرز کو یکساں الیکٹرس فوٹو شناختی کارڈ (EPIC) نمبر تفویض کیے گئے ہیں۔ ریاست کے سی ای او نے پہلے پورے اتر پردیش میں ووٹر رجسٹریشن مراکز میں کمپیوٹر اسسٹنٹس کے لاگ ان آئی ڈی کو غیر فعال کرنے کا حکم دیا تھا اور متعلقہ فرم کو اس معاملے میں مبینہ طور پر ملوث آؤٹ سورس آپریٹر کی خدمات کو ختم کرنے کی ہدایت دی تھی۔ دونوں ای آر اوز کے خلاف محکمانہ کارروائی بھی شروع کر دی گئی۔

کمرشل ایل پی جی اور اے ٹی ایف مہنگے ہوگئے

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) کلو کے کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت اتوار سے 10 روپے بڑھ کر 820,2 روپے ہوگئی ہے، جب کہ ایوی ایشن ٹربائن فیول (اے ٹی ایف) 37.1 روپے فی لیٹر مہنگا ہوگیا ہے، جس سے اس کی مارکیٹنگ کی قیمت 1-3 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ یکم ستمبر کو 50.9 روپے اور 1 اکتوبر کو 50.62 روپے کے اضافے کے بعد تجارتی ایل پی جی کی قیمتوں میں یہ مسلسل تیسرا ماہانہ اضافہ ہے۔ تازہ ترین نظر ثانی جولائی میں 50.183 روپے اور اگست میں 192 روپے کی دو ماہانہ کمی کے بعد سامنے آئی ہے۔ فروری اور جون کے درمیان کمرشل ایل پی جی کی قیمتوں میں فی سلنڈر 373,1 روپے کا اضافہ ہوا تھا، جو بعد میں کٹوتیوں سے پہلے 50.740,1 روپے سے بڑھ کر 50.113,3 روپے تک ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اے ٹی ایف کی قیمتوں میں اب مسلسل چوتھے مہینے اضافہ ہوا ہے۔ جیٹ ایندھن کے نرخ اگست میں 5 روپے فی لیٹر، ستمبر میں 28.6 روپے اور اکتوبر میں 16 روپے بڑھائے گئے۔ اے ٹی ایف ایئر لائن کے آپریٹنگ اخراجات کا 40 فیصد تک کا حصہ ہے، جس سے کیریئرز پر مالی بوجھ بڑھتا ہے۔ گھریلو ایل پی جی کی قیمتیں 2.14 کلوگرام کے سلنڈر کے لیے 942 روپے پر برقرار ہیں۔ نئے کنکشن کے لیے 5 کلوگرام کے فری ٹریڈ ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 903,1 روپے ہے، جب کہ دوبارہ بھرنے کی قیمت 782 روپے ہے۔ ایل پی جی اور اے ٹی ایف کی قیمتیں ہر مہینے کے پہلے دن بین الاقوامی معیارات اور روپے ڈالر کی شرح تبادلہ کی بنیاد پر نظر ثانی کی جاتی ہیں۔ مقامی ٹیکسوں کی وجہ سے ریاستوں میں قیمتیں مختلف ہوسکتی ہیں۔ یہ نظر ثانی ہفتہ کو پٹرول پر ایکسپورٹ ڈیوٹی کو ختم کرنے کے مرکز کے فیصلے کے بعد ہوئی ہے جبکہ ڈیزل کی برآمدات پر لیوی کو بڑھا کر 50.11 روپے فی لیٹر اور اے ٹی ایف کی برآمدات پر 11 روپے فی لیٹر کر دیا گیا ہے۔

بی جے پی کا انڈیا بلاک کو جواب، احتجاج کا اعلان

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) وبی جے پی نے اتوار کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی پر دہلی میں انڈیا بلاک کی ووٹ بچاؤ، دیش بچاؤ ریلی کے بعد سخت حملہ کیا، جس میں ان پر حکومت اور الیکشن کمیشن کے خلاف بے بنیاد الزامات لگانے کا الزام لگایا۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، بی جے پی کے ترجمان سمبیت پاترا نے رام لیلا میدان کے اجتماع کو "افراتفری، بے ہنگم تماشہ" قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ ٹرن آؤٹ کانگریس لیڈروں کے ذریعہ پیش کیے گئے 10 لاکھ لوگوں سے بہت کم رہا۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا، آئین کے تحت قائم اداروں کو، جو ہماری جمہوریت کی بنیاد ہیں، کو مختلف طریقوں سے نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ اس لیے، آج تھانے میں مہاوتی اتحاد کی طرف سے اس مارچ کا انعقاد کیا گیا۔" انہوں نے نامہ نگاروں سے کہا۔ مزید، شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ نریش مہاسکے نے ہندوستانی بلاک پر الزام لگایا کہ وہ ملک کی ترقی کو "روکنے" کے لیے وزیر اعظم مودی کے خلاف ہر روز "نئے ہتھکنڈے" اپنا رہا ہے۔ "راہول گاندھی آئین کے ذریعے دیے گئے عوامی مینڈیٹ کو ماننے سے بار بار انکار کر رہے ہیں۔ وہ پارلیمنٹ میں خلل ڈالنے اور سپریم کورٹ کے خلاف احتجاج منظم کرنے جیسے کاموں میں ملوث ہیں۔" وقت تک عہدے پر رہیں گے جب تک گاندھی "نان ایشوز" تیار کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کانگریس لیڈر پر جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کا بھی الزام لگایا اور اپوزیشن کے "ووٹ چوری" کے الزامات کو "جھوٹ کا پوٹلا" قرار دیا۔ پاترا نے مزید الزام لگایا کہ پرینکا گاندھی واڈرا کو کانگریس کے اندر ہی کنارہ کش کیا جا رہا ہے، یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ انہیں پارٹی کی فرضی پارلیمنٹ یاترا رام لیلا میدان ریلی میں بولنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ بی جے پی کے ترجمان پردیپ بھنڈاری نے بھی سوال کیا کہ کیا پارٹی کے اندر راہل اور پرینکا کے الگ الگ کیمپ ابھر رہے ہیں۔ یہ دعوے آزادانہ طور پر ثابت نہیں ہوئے۔ دریں اثنا، راشٹریہ لوک مورچہ کے صدر اوپیندر کشواہا نے اپوزیشن کے انتخابی بے ضابطگی کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا اور سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کے بجائے عوامی مسائل پر توجہ دیں۔ بی جے پی نے ریاستوں میں جوابی مہم چلانے کا بھی اعلان کیا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پیر کو حیدرآباد میں بشیر باغ میں بابو جگ جیون رام مجسمہ سے موزمجاہی مارکیٹ تک ایک پد یاترا کریں گے، تلنگانہ بی جے پی کی اس مہم کے ایک حصے کے طور پر جسے وہ کانگریس کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) مشق پر گمراہ کن بیانیہ کہتی ہے۔ توقع ہے کہ شاہ بازار میں ایک اجتماع سے خطاب کریں گے۔ مہاراشٹر میں، وزیر اعلی دیویندر فڈنویس اور مرکزی وزیر نتن گڈکری 5 نومبر کو ناگپور میں جمہوریت بچاؤ، انارکی کو ہٹاؤ مارچ کی قیادت کریں گے۔ بی جے پی کو اس مارچ میں 000,15 سے 000,20 شرکاء کی توقع ہے، جو یشونت اسٹیڈیم سے سمودھن چوک تک چلے گا اور

بی جے پی نے انڈیا بلاک کی ریلی کا مقابلہ کرنے کے لیے ملک گیر لوک تنتر بچاؤ، آراجکتا ہٹاؤ مارچ کا اہتمام کیا

نئی دہلی، یکم نومبر (جی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اتوار کو ملک بھر کی کئی ریاستوں میں لوک تنتر بچاؤ، آراجکتا ہٹاؤ مارچ کا انعقاد کیا تاکہ انڈیا بلاک کے چیف الیکشن کمشنر راملی کمار کے خلاف مبینہ طور پر مقابلہ کیا جا سکے۔ انتخابی بے ضابطگیاں شملہ میں، آسام کے وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما نے احتجاجی مارچ کی قیادت کی جس میں بی جے پی کارکنوں کی بڑی تعداد میں شرکت دیکھنے میں آئی۔ مارچ کا اختتام ضلع کے چورا میدان میں ایک ریلی میں ہونا تھا۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، سرما نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا: "کیا ہماچل پردیش کا الیکشن منسوخ ہونا چاہیے یا نہیں؟ کیا کیرالہ کا الیکشن منسوخ ہونا چاہیے یا نہیں؟ کیا رائے بریلی سے ان کا اپنا الیکشن منسوخ ہونا چاہیے یا نہیں؟ کانگریس کی حکومتوں کو (جن ریاستوں میں پارٹی اقتدار میں ہے) کو استعفیٰ دینے کا مطالبہ کرنا چاہیے، پھر ہم سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کریں۔" انہیں اتر پردیش میں یہ کہتے ہوئے انتخابات کا بائیکاٹ کرنے دیں کہ ووٹ کی چوری ہوئی ہے..... جن ریاستوں میں وہ (اپوزیشن) الیکشن جیتتے ہیں، یہ عمل ان کے لیے اچھا ہے، لیکن لگتا ہے کہ جہاں بھی بی جے پی انتخابات جیتتی ہے، وہاں انہیں بے ضابطگیاں نظر آتی ہیں۔" انہوں نے کہا۔ رما نے آئی اے این ایس کو مزید بتایا کہ گاندھی کو پہلے رکن پارلیمنٹ کے طور پر استعفیٰ دینا چاہئے۔ "وہ 2024 میں بھی منتخب ہوئے تھے، کیا وہ نہیں؟ وہ بھی ای وی ایم کے ذریعے منتخب ہوئے تھے۔ انہیں بھی استعفیٰ دے دینا چاہیے،" انہوں نے کہا آج ملک بھر میں لوکتنتر بچاؤ، آراجکتا ہٹاؤ ریلیاں نکالی جا رہی ہیں، جس میں لاکھوں لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ عوام راہول گاندھی سے کہہ رہے ہیں کہ وہ دراندازوں کو بچانے کے لیے کام نہ کریں، یہ کہتے ہوئے کہ دراندازوں کو ملک چھوڑ دینا چاہیے۔ شملہ میں پد یاترا میں حصہ لیتے ہوئے، بی جے پی کے ایم پی انوراگ ٹھاکر نے آئی اے این ایس کو بتایا: "کانگریس ہندوستان کی ترقی کو روکنے کے لیے انتشار پھیلا رہی ہے۔ وہی کانگریس، جس کے لیڈر 1 نومبر 1984 کو سکھوں کے قتل عام کے لیے ذمہ دار تھے، اس تاریخ کو جمہوریت اور آئین کے قتل کے لیے منتخب کیا ہے۔" انہوں نے راہول گاندھی پر غیر ملکی طاقتوں کا سہارا لینے کا الزام لگاتے ہوئے کہا: "حکومت میں تبدیلی لانے کا ان کا ارادہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ ملک کے لوگ ان کا ڈرامہ دیکھ رہے ہیں۔" اسی طرح کا مارچ ہریانہ کے روہتک میں بی جے پی کے قومی صدر نتن نبین کی قیادت میں نکالا گیا۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلی دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلی ایکناتھ شندے نے تھانے میں احتجاجی ریلی میں حصہ لیا۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے شندے نے دعویٰ کیا کہ اپوزیشن حکومت کی طرف سے کئے گئے کاموں سے "حسد" کرتی ہے۔ امیت شاہ نے نکسل ازم کو ختم کیا ہے، اور اسی سے وہ جلتے ہیں۔ وہ (اپوزیشن) پاکستان کی زبان بول رہے ہیں..... وہ بیرونی طاقتوں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن چکے ہیں اور ملک کو تقسیم کرنے کا کام کر رہے ہیں جبکہ وزیر اعظم نریندر مودی قوم کو متحد کرنے کا کام کر رہے ہیں۔" راہول گاندھی پر طنز کرتے ہوئے، انہوں نے مزید کہا: "وہ اپنے ہاتھ میں آئین کی کاپی پکڑے ہوئے ہیں لیکن سپریم کورٹ اور الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج منظم کرتے ہیں، اور ای وی ایم کو فراڈ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے ایم پی اور ایم ایل اے جن ریاستوں میں (کانگریس) برسر اقتدار ہے، وہ ای وی ایم کے ذریعے منتخب ہوئے ہیں۔ کیا ان کے انتخابات درست نہیں ہیں؟" ریاستی بی جے پی صدر رویندر چوان نے کہا کہ تمام شہری جمہوریت کے تحفظ کے لیے پارٹی کے مارچ میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا، آئین کے تحت قائم اداروں کو، جو ہماری جمہوریت کی بنیاد ہیں، کو مختلف طریقوں سے نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ اس لیے، آج تھانے میں مہاوتی اتحاد کی طرف سے اس مارچ کا انعقاد کیا گیا۔" انہوں نے نامہ نگاروں سے کہا۔ مزید، شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ نریش مہاسکے نے ہندوستانی بلاک پر الزام لگایا کہ وہ ملک کی ترقی کو "روکنے" کے لیے وزیر اعظم مودی کے خلاف ہر روز "نئے ہتھکنڈے" اپنا رہا ہے۔ "راہول گاندھی آئین کے ذریعے دیے گئے عوامی مینڈیٹ کو ماننے سے بار بار انکار کر رہے ہیں۔ وہ پارلیمنٹ میں خلل ڈالنے اور سپریم کورٹ کے خلاف احتجاج منظم کرنے جیسے کاموں میں ملوث ہیں۔"

منی لانڈرنگ کیس میں ایس پی لیڈر اعظم خان کو 14 دن کی عدالتی تحویل میں بھیجا گیا

غازی آباد، یکم نومبر (جی این ایس): سماج وادی پارٹی (ایس پی) لیڈر محمد اعظم خان کو جوہر یونیورسٹی سے منسلک منی لانڈرنگ کیس کے سلسلے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ گرفتار کیے جانے کے ایک دن بعد اتوار کو 14 دن کی عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا۔ یہ حکم غازی آباد کے ایم پی-ایم ایل اے کورٹ نے پاس کیا، جس نے ہدایت دی کہ خان 13 نومبر تک عدالتی تحویل میں رہیں گے۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، ایس پی لیڈروں کے وکیل دانش علی نے کہا: "آج اعظم خان کو عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا ہے۔ ہم نے استدلال کیا کہ چونکہ یہ 2019 کا معاملہ ہے، جب وہ پہلے ہی B-Warn کے خلاف کارروائی کر سکتے تھے۔ حراست میں بھی دفعہ 19 کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، "ای ڈی نے اس سے مزید پوچھ گچھ کے لیے اس کی تحویل کی درخواست کی ہے۔" ہفتہ کے روز سماج وادی پارٹی کے رہنما کی ای ڈی کے ذریعہ گرفتاری مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ، اعظم خان اور دیگر سے منسلک منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں اتر پردیش کے رام پور ضلع میں محمد علی جوہر یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی زمین اور عمارتوں کی عارضی قرق کے قریب آئی، جس کی قیمت 46.426 کروڑ روپے ہے۔ اعظم خان کے لیے تازہ مصیبت الہ آباد ہائی کورٹ کی طرف سے انہیں اور ان کے بیٹے عبداللہ خان کو پیش کی گئی مختصر مدت کی راحت کے پس منظر میں آئی، جس نے دوہری پین کارڈ کیس میں ان کی سزا کو معطل کر دیا اور جمعرات کو انہیں ضمانت بھی دے دی۔ منی لانڈرنگ کیس میں، ای ڈی نے یونیورسٹی کے اثاثے منسلک کیے جن کی موجودہ تخمینہ مارکیٹ قیمت تقریباً 170,1 کروڑ روپے ہے۔ ED نے کہا کہ رام پور کے سنگھنکھیرا گاؤں کے جوہر نگر میں واقع یونیورسٹی کیمپس مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ کی ملکیت ہے، جس کی بنیاد اعظم خان نے رکھی تھی اور اس کا کنٹرول اعظم خان ہے، جو ادارے کے اعزازی چانسلر کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے ہیں۔ تحقیقات رام پور کے عظیم نگر پولیس اسٹیشن میں درج 26 ایف آئی آرز سے ہوتی ہیں، جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ کسانوں کی زرعی زمین یونیورسٹی کے لیے زبردستی حاصل کی گئی تھی۔ ای ڈی نے کہا کہ ضلع انتظامیہ کی پوچھ گچھ میں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ سنگھنکھیرا گاؤں میں دشمن کی تقریباً 34 ایکڑ جائیداد پر مبینہ طور پر زمین کی لیز کی منسوخی کے باوجود یونیورسٹی کے لیے قبضہ کر لیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے یہ زمین ضلعی انتظامیہ کے ذریعے کسٹوڈین آف اینمی پراپرٹی نے حاصل کر لی ہے۔ ای ڈی کے مطابق تحقیقات کے دوران مالی لین دین، یونیورسٹی کے قیام کے لیے حاصل کی گئی اراضی اور ٹرسٹ کے اثاثوں سے متعلق متعدد بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔

کانگریس سپانسرڈ 1984 سکھ قتل عام، راہول اب ان کے زخموں پر نمک چھڑک رہے ہیں: اچ ایم شاہ

چنڈی گڑھ، یکم نومبر (جی این ایس): مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے اتوار کو الزام لگایا کہ کانگریس کی "سیاست" نے 1984 میں سکھوں کے "وحشیانہ قتل" کو جنم دیا تھا اور یہ کہ لوک سبھا کے قائد حزب اختلاف راہول گاندھی اب دہلی کے اسی زخم پر نمک چھڑک رہے ہیں۔ تاریخ مرکزی وزیر شاہ نے قومی راجدھانی کے رام لیلا میدان میں ہندوستانی بلاک کی دلی چلو ریلی کا حوالہ دیتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ چنڈی گڑھ کے ترنگا پارک میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ نے یاد دلایا کہ یکم نومبر 1984 کو ہزاروں سکھوں کو زندہ جلا دیا گیا، بہت سے اپنے گھروں سے بھاگنے پر مجبور ہوئے، لاتعداد بچے یتیم ہوئے، خواتین نے اپنے شوہر کھو دیے، اور ہزاروں خاندان تباہ ہو گئے، دہلی میں کانگریس کی طرف سے "اکسایا" فسادات میں۔ اس وقت کے وزیر اعظم راجیو گاندھی کے متنازعہ ریمارک کا حوالہ دیتے ہوئے "جب ایک بڑا درخت گرتا ہے تو زمین ہل جاتی ہے"، امیت شاہ نے کہا: لوگ اب بھی ان کے (راجیو گاندھی کے) بیان کو یاد کرتے ہیں، صرف کانگریس کے لیڈر ہی ہزاروں سکھوں کے قتل عام کو اس طرح بیان کرنے کی جرات کر سکتے ہیں۔" انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد، فسادات سے متعلق مقدمات کو دوبارہ کھولا گیا، متاثرین کو فی کس 5 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کی گئی، اور فسادات میں ملوث کانگریسی لیڈروں کو جیل بھیج دیا گیا۔ مرکزی وزیر شاہ نے الزام لگایا کہ "ملک نے پہلے کبھی کسی سیاسی پارٹی کی طرف سے اس طرح کے پیمانے پر فسادات نہیں دیکھے تھے۔ دہلی میں انڈیا بلاک کی ریلی پر سوال اٹھاتے ہوئے امیت شاہ نے کہا: میں شروع میں مانتا تھا کہ فسادات کے وقت راہول گاندھی بہت چھوٹے تھے اور شاید انہوں نے تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا تھا، اس لیے شاید تاریخوں کی اہمیت کو نہیں جانتے۔" انہوں نے نوٹ کیا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے ایک پریس کانفرنس کے ذریعے اپیل کی تھی کہ کانگریس یکم، دو یا تین نومبر کو ریلی نکالنے سے گریز کرے کیونکہ یہ وہ تاریخیں تھیں جب 1984 کے سکھ مخالف فسادات ہوئے تھے اور اس طرح کے واقعہ سے سکھ برادری کے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی، بشمول ماؤں، بہنوں اور بچے۔ اس کے باوجود، کانگریس نے اپنے منصوبوں کو تبدیل نہیں کیا،" انہوں نے مزید کہا۔ مرکزی وزیر داخلہ نے یہ بھی الزام لگایا کہ ریلی اسی دن منعقد کرنے کا فیصلہ جب ہزاروں سکھوں کو زندہ جلا دیا گیا تھا بیرون ملک سے ہدایات کے بعد لیا گیا تھا"، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان اور پنجاب اس سانحہ کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ راہول گاندھی اور دیگر ہندوستانی بلاک کے رہنماؤں سے تاجروں کی بار بار کی اپیلوں کا حوالہ دیتے ہوئے، امیت شاہ نے کہا: "تاجروں کے مطابق، دیوالی کے موسم میں کاروبار عروج پر ہوتا ہے۔ وہ مٹھائیاں، پٹاخے، اور بچو

آندھرا میں میونسپل انتخابات کے دوران جمہوریت کا قتل، کہتے ہیں جگن

وائی ایس آر کانگریس پارٹی کے صدر اور سابق چیف منسٹر وائی ایس جگن موہن ریڈی نے اتوار کے روز الزام لگایا کہ آندھرا پردیش میں میونسپل انتخابات کے دوران دن دیہاڑے جمہوریت کا قتل کیا گیا کیونکہ ٹی ڈی پی کارکنوں نے پولنگ بوتھوں پر قبضہ کیا، YSRCP ایجنٹوں کو باہر نکال دیا اور پولیس کے ساتھ وسیع پیمانے پر دھاندلی کا سہارا لیا۔ انہوں نے آئی اے این ایس کو بتایا کہ پلیو بینڈولہ میں 80 پولنگ بوتھوں میں سے 70 میں وائی ایس آر سی پی کے ایجنٹوں کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔ جمہوریت میں، اگر اپوزیشن پارٹی کے ایجنٹوں کو پولنگ بوتھوں کے اندر بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے، تو ووٹروں کی شناخت کون کرے گا؟ ان کی شناخت کرنے کے لیے کوئی نہیں ہوگا کیونکہ YSRCP پولنگ ایجنٹوں کو یا تو بوتھوں سے زبردستی ہٹا دیا گیا ہے یا پولنگ اسٹیشنوں میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے،" انہوں نے کہا۔ وائی ایس جگن، جو وائی ایس آر کڑپہ ضلع کے اپنے آبائی شہر پلیو بینڈولا میں میونسپل انتخابات میں ووٹ ڈالنے پہنچے تھے، ریٹرننگ آفیسر کے دفتر کے سامنے احتجاج پر بیٹھ گئے اور دوبارہ پولنگ کا مطالبہ کیا۔ کیا یہ جمہوریت ہے؟ کیا ہم جمہوری نظام میں بھی کام کر رہے ہیں؟ جگن سے پوچھا، جو پارٹی کے بے گھر ایجنٹوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ٹی ڈی پی کارکنوں نے صبح 4 بجے سے ہی بوتھوں پر قبضہ کر لیا، ووٹرز کو ڈرایا اور YSRCP ایجنٹوں کو پولنگ سٹیشنوں میں داخل ہونے سے روکا۔ چیئرپرسن کی امیدوار پرامیلا پر حملہ کیا گیا، پولنگ ایجنٹ سنندا کا ہاتھ ٹوٹ گیا، اور پولنگ مراکز پر پہنچنے والے ووٹرز کو روکا گیا، ڈرایا گیا اور ان کی ووٹر سلپس زبردستی چھیننے کے بعد واپس بھیج دیا گیا۔ اصلی ووٹرز کے پہنچنے سے پہلے ہی بوگس ووٹ ڈالے گئے، جبکہ پولیس نے ٹی ڈی پی کارکنوں کی مدد کی اور کئی مقامات پر لاٹھی چارج کیا۔ وائی ایس آر سی پی کے ایک کونسلر امیدوار کو پولیس جیپ میں زبردستی لے جایا گیا۔ وائی ایس آر سی پی کے سربراہ نے کہا کہ کچھ صحافیوں اور کیمرہ مینوں پر، جو انتخابی بے ضابطگیوں کی ریکارڈنگ کر رہے تھے، پر حملہ کیا گیا، جبکہ کیمرے اور موبائل فون کو نقصان پہنچا۔ ووٹ دینے کے حق سے محروم ہونے کے بعد احتجاج کرنے والے ووٹروں کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح کے حالات کڑپہ، جمالامڈوگو، چنتور، مچھرلا، چیلا کالورپیپیٹ، تادیپتری، مدنا پلے، چیما کورتی اور کپم میں موجود تھے۔ وائی ایس جگن نے چیف منسٹر چندرابابو نائیڈو، ریاستی الیکشن کمیشن، کلکٹرس اور ایس پیز سے خطرناک نظیر پیدا ہونے پر سوال کیا۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر حکمران جماعت خود آج انتخابی عمل کو تباہ کرتی ہے تو کل کوئی اور جماعت بھی یہی طریقے استعمال کر سکتی ہے، جس سے حقیقی انتخابات ناممکن ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ چندرابابو کو کوئی اخلاقی حق نہیں ہے کہ وہ ایک دن کے لیے بھی وزیر اعلیٰ کے عہدے پر قائم رہیں اگر جمہوریت کا اس طرح مذاق بنا دیا جائے۔ اگرچہ تقریباً 1,000 پولس اہلکار پلیو بینڈولہ میں تعینات تھے، لیکن سیکڑوں ٹی ڈی پی کارکنوں کو بغیر کارروائی کے پولنگ بوتھ کے آس پاس رہنے دیا گیا۔ ایس پی اور کلکٹر کو بار بار بلانے کے باوجود کوئی اصلاحی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ وائی ایس جگن نے سی سی ٹی وی نگرانی سے متعلق سپریم کورٹ کی ہدایات کی تعمیل پر بھی سوال اٹھایا اور پوچھا کہ پولنگ اسٹیشنوں سے لائیو سی سی ٹی وی فوٹیج کے بغیر پولنگ کو کیسے شفاف کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں تک کہ ان کا پلیو بینڈولا کا سفر بھی روکا ہوا تھا۔ گزشتہ روز ان کے ہیلی کاپٹر کو لینڈنگ کی دی گئی اجازت واپس لے لی گئی جب ہیلی کاپٹر بنگلورو سے پہلے ہی ٹیک آف کر چکا تھا، حکام نے اصرار کیا کہ وہ سہ پہر 3 بجے کے بعد ہی پہنچیں جب سول ایوی ایشن حکام نے لینڈنگ کی اجازت منسوخ کرنے پر اعتراض کیا جبکہ ہیلی کاپٹر پہلے سے ہی ہوا میں تھا، آخر کار لینڈنگ کی اجازت دی گئی۔ وائی ایس جگن نے کہا کہ جمہوریت ایک خطرناک حالت میں تھی جب ادارے خود شہریوں کی حفاظت کے لیے ان کے خلاف کارروائی کرتے تھے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ جب لوگوں کا جمہوری اداروں سے اعتماد ختم ہو جاتا ہے تو انتہا پسندانہ رجحانات ابھرتے ہیں۔ وائی ایس آر سی پی کے سربراہ نے کہا کہ حکومت کو سوال کرنا چاہئے کہ اگر اس کی انتظامیہ کو عوام کا اعتماد حاصل ہے تو ایسے اقدامات کیوں ضروری تھے۔ سپر سکس اور سپر سیون کے وعدوں پر عمل درآمد نہیں ہوا جبکہ انتخابات سے قبل لوگوں میں تقسیم کیے گئے بانڈز بے معنی ہو چکے

مولا علی، ملکا جگیری میں ایس آئی آر کے خلاف کانگریس پارٹی کی جانب سے پُرامن ریلی اور احتجاجی پروگرام

ایڈوکیٹ مومن روشن ضمیر کا چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے فوری استعفیٰ دینے کا مطالبہ آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے عوام سے متحد ہونے کی اپیل



حیدرآباد، یکم نومبر (جی این ایس) ملکاجگیری کے سابق رکن اسمبلی اور ملکاجگیری اسمبلی حلقہ کے کانگریس پارٹی انچارج جناب میئم پلی ہنمنت راؤ صاحب کی ہدایات اور مشوروں کے مطابق، ملکاجگیری کے مولا علی، 186 ویں ڈویژن میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی جامع نظرثانی (Special Intensive Revision (SIR کے خلاف کانگریس پارٹی کی جانب سے ایک پُرامن ریلی اور احتجاجی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس احتجاجی پروگرام میں ایڈوکیٹ مومن روشن ضمیر، ریاستی جنرل سکریٹری و انچارج سوشل میڈیا، لیگل سیل (قانون، انسانی حقوق اور آر ٹی آئی شعبہ)، تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (TPCC)، اور رکن، حیدرآباد وقف پروٹیکشن اینڈ کوآرڈینیشن کمیٹی، حکومتِ تلنگانہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے ہندوستان کے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے فوری طور پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کا پُرزور مطالبہ کیا۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے متعلق انتخابی بے ضابطگیوں، ووٹر لسٹوں میں خامیوں اور غیر قانونی مداخلت کے الزامات کی غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات کرانے اور ذمہ دار پائے جانے والے افراد کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ انڈین نیشنل کانگریس کی ملک کی تحریکِ آزادی میں ایک شاندار تاریخ رہی ہے اور برطانوی نوآبادیاتی حکومت کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے ملک کو آزادی دلانے میں کانگریس پارٹی نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ جدوجہد بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ یہ ملک کی جمہوریت، آئینی اقدار اور ہر شہری کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی لڑائی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں، وکلاء اور جمہوری اقدار پر یقین رکھنے والے تمام افراد سے اپیل کی کہ وہ آئین کے تحفظ اور جمہوری حقوق کی حفاظت کے لیے متحد ہو کر آگے آئیں اور اس تحریک کا حصہ بنیں۔ اسی طرح، ایڈوکیٹ مومن روشن ضمیر نے کانگریس پارٹی کے سینئر رہنما جناب راہول گاندھی صاحب کی اپیل پر نئی دہلی کے رام لیلا میدان میں منعقدہ ملک گیر کانگریس پارٹی ریلی کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے لوگوں کی بڑی تعداد میں ریلی میں شرکت کو روکنے کے لیے ٹرینیں منسوخ کرنے اور بسوں و کاروں کو دہلی میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے رکاوٹیں پیدا کرنے جیسے اقدامات کیے۔ تاہم، ان تمام رکاوٹوں کے باوجود عوام بڑی تعداد میں رام لیلا میدان پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جمہوریت کے تحفظ کے لیے عوام کے عزم اور وابستگی کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے مزید واضح کیا کہ کانگریس پارٹی اپنی اعلیٰ قیادت اور پارٹی کارکنوں کے ساتھ مل کر ہندوستان کے آئین کے تحفظ، جمہوری اداروں کے وقار کو برقرار رکھنے اور ہر شہری کے حقوق کی حفاظت کے لیے پُرامن، قانونی اور آئینی طریقوں سے اپنی جدوجہد مسلسل جاری رکھے گی۔ اس احتجاجی پروگرام میں 186 ویں ڈویژن کے جنرل سکریٹری وکیل سلیم، کانگریس کے سینئر قائدین حمید اور فاروق، میڑچل ضلع ایس سی سیل کے کنوینر پریم، مولا علی مائنارٹی صدر شکیل، مائنارٹی نائب صدر صدیق، یعقوب، محمد، سید، عماد، مفتی سرور صاحب اور فرحان کے علاوہ کانگریس پارٹی کے کئی قائدین، مقامی نمائندوں اور عوام نے پُرجوش انداز میں شرکت کرتے ہوئے اپنے مکمل تعاون اور حمایت کا اظہار کیا۔ یہ پروگرام جمہوریت، انتخابی شفافیت اور ہندوستانی آئین کی جانب سے دیے گئے حقوق کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر جدوجہد جاری رکھنے کے پختہ عزم کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

پولیس نے اسکول کی طالبہ حملہ کیس میں مفرور ملزم کو گولی ماردی، مشتبہ شدید زخمی

Raptadu میں 10 ویں جماعت کی اسکول کی طالبہ پر وحشیانہ حملے کے سنسنی خیز معاملے میں ایک اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ پولیس نے مفرور ملزم ہیمنتھ پر آتما کور کے قریب جنگلاتی علاقے کے قریب فائرنگ کی۔ پولیس ورژن کے مطابق جب ٹیموں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے مبینہ طور پر پتھروں سے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اہلکاروں نے اپنے دفاع میں فائرنگ کی۔ شدید زخمی ہیمنتھ کو اننت پور کے ایک اسپتال میں منتقل کیا گیا ہے جہاں اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ یہ معاملہ ایک چونکا دینے والے حملے سے متعلق ہے جس میں متاثرہ کا رشتہ دار ہیمنتھ آیاوری پلی گاؤں کے راپٹڈو ضلع پریشد ہائی اسکول کے ایک کلاس روم میں الیکٹرک چینسا لے کر گھس گیا۔ اس نے مبینہ طور پر لڑکی کے سر، چہرے اور کمر پر اندھا دھند حملہ کیا۔ ایک اور طالب علم جس نے اسے بچانے کی کوشش کی اسے بھی ٹانگوں پر شدید چوٹیں آئیں۔ ملزم اس کے بعد زنجیر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ شدید زخمی لڑکی کو پہلے اننت پور کے ایک اسپتال لے جایا گیا اور بعد میں اسے جدید علاج کے لیے بنگلورو کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں منتقل کیا گیا۔ وہ فی الحال منی پال ہسپتال کے PICU میں دیکھ بھال کر رہی ہے۔ پولیس نے مقدمے کو اعلیٰ ترجیح دیتے ہوئے چھاپہ مار کارروائی تیز کر دی۔ ہیمنتھ اتمکور کے قریب جنگلات میں چھپے ہوئے ہونے کی اطلاع ملنے کے بعد خصوصی ٹیموں نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ ہتھیار ڈالنے کی کال کے باوجود، اس نے مبینہ طور پر فرار ہونے کی کوشش میں افسران پر پتھراؤ کیا، جس سے کچھ اہلکار معمولی زخمی ہوئے۔ اس کے بعد پولیس نے گولی چلائی، مبینہ طور پر تقریباً چھ راؤنڈ چلائے گئے۔ ہیمنتھ گولی لگنے سے گر گیا اور اسے فوری طور پر تحویل میں لے لیا گیا اور علاج کے لیے اننت پور اسپتال لے جایا گیا۔ ان کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ طلباء فیس کی ادائیگی کے بغیر مشکلات کا شکار تھے۔ ودیا دیوینا اور وساتھی دیوینا، ملازمین، منشور کے نامکمل وعدوں پر غیر مطمئن تھے۔ خواتین صفر سود کی اسکیم سے محروم ہو چکی تھیں اور کسان منافع بخش قیمتوں کے بغیر جدوجہد کر رہے تھے۔ وائی ایس جگن نے کہا، "عاشرے کا کوئی بھی طبقہ چندرابابو سے خوش نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آزادانہ انتخابات سے خوفزدہ ہیں اور عوام کا سامنا کرنے کے بجائے انتخابی عمل کو بلڈوز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" انہوں نے این ڈی اے کی قیادت اور مرکزی حکومت سے آندھرا پردیش کی صورتحال پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس وقت خاموش نہیں رہ سکتے جب ایک اتحادی پارٹنر جمہوری انتخابی عمل کو نقصان پہنچا رہا ہے۔

سرمایہ کی تشکیل، سرمایہ کاروں کے تحفظ کو آسان بنانے پر توجہ مرکوز رکھی گئی ہے: سیبی

کولکتہ/نئی دہلی: سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (SEBI) کے چیئرمین، توہین کانتا پانڈے نے ہفتے کے روز کہا کہ کیپٹل مارکیٹس ریگولیٹر مسلسل ہندوستان کی کیپٹل مارکیٹوں کو مزید قابل رسائی، موثر اور لچکدار بنانے کے لیے کام کرتا ہے، سرمایہ کاری کو آسان بنانے اور سرمایہ کاری کے فارمولے کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ تحفظ کولکتہ میں بھارت چیمبر آف کامرس انویسٹرس فورم※ میں خطاب کرتے ہوئے، پانڈے نے گزشتہ دہائی کے دوران ہندوستان میں مارکیٹ کیپٹلائزیشن کی مضبوط توسیع کو نوٹ کیا، کمپنیوں نے ایکویٹی اور قرض کے اجراء کے ذریعے سالانہ اوسطاً 10 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا اضافہ کیا۔ پانڈے نے کہا، "جبکہ ہم کاروبار کے لیے مارکیٹوں کو مضبوط کرنا جاری رکھے ہوئے ہیں، اسی طرح ایک اہم ترجیح سرمایہ کاروں کا تحفظ ہے۔ عالمی معیار کے بازاروں کو نہ صرف عام اوقات میں موثر ہونا چاہیے، بلکہ تناؤ کے دور میں بھی لچکدار ہونا چاہیے،" پانڈے نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دہائی کے دوران مارکیٹ کیپٹلائزیشن میں زبردست اضافہ ہوا ہے، کمپنیاں ایکویٹی اور قرض کے اجراء کے ذریعے سالانہ اوسطاً 10 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا اضافہ کرتی ہیں۔ "جب کہ ہم کاروبار کے لیے منڈیوں کو مضبوط کرنا جاری رکھے ہوئے ہیں، اسی طرح ایک اہم ترجیح سرمایہ کاروں کا تحفظ ہے۔ عالمی معیار کی منڈیوں کو نہ صرف عام اوقات میں موثر ہونا چاہیے، بلکہ تناؤ کے دور میں بھی لچکدار ہونا چاہیے۔" کیپٹل مارکیٹوں میں مغربی بنگال کی بڑھتی ہوئی شرکت پر روشنی ڈالتے ہوئے، پانڈے نے کہا کہ مالی سال 15 میں سیکورٹیز مارکیٹ میں سرمایہ کاروں کی تعداد تقریباً 12 لاکھ سے بڑھ کر 90 لاکھ سے زیادہ ہو گئی، جن میں سے تقریباً 36 فیصد نوجوان سرمایہ کار ہیں جن کی عمر 30 سال سے کم ہے۔ مزید، 379 درج کمپنیوں کے مغربی بنگال میں رجسٹرڈ دفاتر ہیں، اور ریاست کے 40 سے زیادہ MSMEs نے SME IPOs کے ذریعے 1,400 کروڑ روپے سے زیادہ اکٹھا کرنے کے لیے کیپٹل مارکیٹ تک رسائی حاصل کی ہے۔ پانڈے نے کہا کہ SEBI نے غیر ضروری تعمیل کے بوجھ کو کم کرنے اور آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے فنڈ ریزنگ کو آسان اور زیادہ لاگت سے موثر بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ان میں IPO کے عمل کو ہموار کرنا، حقوق کے مسائل کے لیے ٹائم لائن کو مختصر کرنا، بڑے جاری کنندگان کے لیے فہرست سازی کی ضروریات کو معقول بنانا، مقررہ شرائط کے تحت فہرست سازی کے بعد ملازمین کے اسٹاک کے مخصوص اختیارات کی اجازت دینا اور عوامی مسائل کے لیے فہرست سازی کی ٹائم لائن کو کم کرنا شامل ہیں۔ مزید، کم قیمتوں کے ساتھ قرض کی سیکیورٹیز کو فعال کرنا، اور پرائیویٹ پلیسمنٹ لینے والے اہل جاری کنندگان کے لیے لازمی مرچنٹ بینکنگ کی ضروریات میں نرمی کرنا۔ پانڈے نے اس بات پر زور دیا کہ سرمایہ کاروں کے لیے مالی تعلیم اور تحفظ سب سے اہم ہے کیونکہ باخبر سرمایہ کار دفاع کی پہلی لائن ہیں۔ "عالمی معیار کی کیپٹل مارکیٹوں کی تعمیر کا مقصد صرف اعلیٰ مارکیٹ کیپٹلائزیشن، بڑے تجارتی حجم، یا تیز تر لین دین کو حاصل کرنا نہیں ہے۔ اصل پیمانہ یہ ہے کہ مارکیٹیں بچتوں کو پیداواری سرمایہ کاری کے ساتھ کس طرح جوڑتی ہیں، سرمایہ بڑھانے میں کاروبار کی حمایت کرتی ہیں، اور سرمایہ کاروں کے لیے اقتصادی ترقی میں حصہ لینے کے مواقع پیدا کرتی ہیں،" انہوں نے کہا۔ پانڈے نے زیادہ شفافیت، ذمہ دارانہ مارکیٹ کے طریقوں اور شکایات کے ازالے کے مؤثر طریقہ کار کے ذریعے سرمایہ کاروں کا اعتماد پیدا کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ SEBI ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مارکیٹ کے شرکاء، کاروباری اداروں اور سرمایہ کاروں کے ساتھ مشغولیت جاری رکھے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ملک کی سیکیورٹیز مارکیٹ جامع، قابل اعتماد اور ہندوستان کی طویل مدتی

گجیندر سنگھ شیخاوت نے این جی ایم اے میں تکشنم آرٹ نمائش کا افتتاح کیا

مرکزی وزیر ثقافت اور سیاحت جناب گجیندر سنگھ شیخاوت نے تکشنم کا افتتاح کیا، ایک بڑی نمائش جس میں 250 سے زیادہ مجسمے پیش کیے گئے ہیں، جس میں 150 حصہ لینے والے فنکاروں کی طرف سے مختلف نسلوں کی نمائندگی کرنے والے فنکاروں کے فنکارانہ پس منظر، تمام فنکارانہ پس منظر میں قومی سطح پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ ماڈرن آرٹ (این جی ایم اے)، نئی دہلی۔ اس موقع پر ثقافت کی وزارت کے سکریٹری جناب وویک اگروال بھی موجود تھے۔ فنکارانہ تصادم اور تبادلے کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کے طور پر تصور کیا گیا، یہ نمائش ہندوستانی مجسمہ سازی کے ابھرتے ہوئے منظرنامے کو تشکیل دینے کے تسلسل، تبدیلیوں اور نئے امکانات کو تلاش کرتی ہے۔ ثقافت اور سیاحت کے مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے کہا، آرٹ ہندوستان کی ثقافتی شناخت اور تخلیقی جذبے کا ایک اہم اظہار ہے۔ تکشنم جیسے اقدامات فنکاروں اور سامعین کو قریب لاتے ہیں جبکہ ہماری فنی روایات اور عصری اظہار کی زیادہ سے زیادہ تعریف کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ تخلیقی صلاحیتوں کی پرورش اور فن کے ساتھ عوامی مشغولیت کو بڑھانا۔" ثقافت کی وزارت کے سکریٹری وویک اگروال نے کہا، "وزارت ثقافت فنکارانہ مہارت کی حوصلہ افزائی اور ملک بھر کے فنکاروں کے لیے بامعنی مواقع پیدا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ تکشنم متنوع فنکارانہ آوازوں کو اکٹھا کرتا ہے اور وسیع تر سامعین تک ان کے کام کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔ پرجوش نمائش کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ڈاکٹر سنجیو کشور گوتم، ڈائریکٹر جنرل، نیشنل گیلری آف ماڈرن آرٹ، نے ہندوستان کی دیرینہ مجسمہ سازی کی روایت اور عصری ماہرین کو پہچاننے اور ان کی مدد کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان کے پاس ایک غیر معمولی مجسمہ سازی کا ورثہ ہے جو اس کی تاریخ، ثقافتی کامیابیوں اور فنکارانہ نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ ہڑپہ اور موہنجو داڑو تہذیبوں سے لے کر، ان کے ٹیراکوٹا اور دھاتی اشیاء اور مشہور کاموں جیسے کہ ڈانسنگ گرل اور پرائسٹ کنگ مجسمہ، شاندار مجسمہ سازی اور مندروں سے منسلک روایات جیسے ایلیلوجن سائٹس۔ اور کھجوراہو، مجسمہ سازی نے ہندوستان کی ثقافتی شناخت کو ظاہر کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، یہ وراثت عصری مشق میں جاری ہے، جس میں انیش کپور اور سبودھ گپتا نے اپنے کام کے لیے بین الاقوامی سطح پر پہچان حاصل کی ہے،

آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ نے طوفان مراسو کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا، دہلی کا دورہ منسوخ کر دیا

حیدرآباد، یکم نومبر (جی این ایس) آندھرا پردیش پر ایک اور طوفان کے خطرے کے ساتھ، وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نے اتوار کو اس کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا۔ سینئر عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ میں چیف منسٹر نے طوفان کے ریاست پر متوقع اثرات کا جائزہ لیا جس میں بارش اور ہوا کی پیشن گوئی کے ساتھ ساتھ آبی ذخائر کی حالت کا بھی جائزہ لیا۔ ایک سرکاری ریلیز کے مطابق، سمندری طوفان کے خطرے کے پیش نظر، وزیر اعلیٰ نے پیر کو طے شدہ اپنا دہلی دورہ منسوخ کر دیا۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے اتوار کو آندھرا پردیش اور اس سے ملحقہ شمالی تامل ناڈو کے ساحلوں کے لئے ایک طوفان کا الرٹ جاری کیا کیونکہ خلیج بنگال میں گہرا دباؤ ایک طوفانی طوفان میں شدت اختیار کر گیا ہے۔ طوفان، جسے مراسو※ کا نام دیا گیا ہے، شدید طوفان میں شدت اختیار کر کے 2-3 نومبر کو آندھرا پردیش کے ساحل سے گزرنے کا امکان ہے۔ یہ طوفان 2 نومبر کی صبح مغربی وسطی خلیج بنگال میں مزید شدت اختیار کر کے شدید طوفانی طوفان میں تبدیل ہونے کا امکان ہے۔ یہ 2 نومبر کی آدھی رات اور 3 نومبر کی صبح نیلور اور نرسا پور کے درمیان 100 سے 110 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا کی رفتار کے ساتھ ایک شدید طوفانی طوفان کے طور پر جنوبی آندھرا پردیش کے ساحل کو عبور کرنے کا امکان ہے۔ 2 نومبر کو، جنوبی اور وسطی ساحلی اضلاع میں اعتدال پسند سے بھاری بارش -- بہت بھاری بارش کی الگ الگ مثالوں کے ساتھ -- متوقع ہے۔ 3 نومبر کو متعدد مقامات پر بھاری سے بہت بھاری بارش کی توقع ہے اور 4 عہدیداروں نے بتایا کہ 20 منڈلوں میں سے جہاں انتہائی بھاری بارش متوقع ہے، 9 ضلع ایلورو میں، 5 کرشنا میں، 5 این ٹی آر میں، اور 1 باپٹلا ضلع میں ہیں۔ 3 نومبر کو، اوسط ضلع وار بارش ایلورو میں تقریباً 179 ملی میٹر، کرشنا میں 163 ملی میٹر، این ٹی آر میں 161 ملی میٹر، مغربی گوداوری میں 147 ملی میٹر، گنٹور میں 119 ملی میٹر، اور باپٹلا میں 104 ملی میٹر ہونے کا امکان ہے۔ بدھامیرو میں 3 نومبر کو تقریباً 500,32 کیوسک کی آمد متوقع ہے۔ ایرا کالوا، گونیلاوا گو، جالیرو اور پمپا جیسے آبی ذخائر میں بھی نمایاں سیلاب کا امکان ہے۔ ابتدائی تخمینے بتاتے ہیں کہ تیز ہوائیں 12 اضلاع میں 102,12 سے 128,15 بجلی کے کھمبوں کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ حکام نے وزیر اعلیٰ کو 28 اکتوبر کو طوفان ارنب سے ہونے والے نقصانات اور امدادی کارروائیوں کی پیش رفت کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے طوفان ارنب سے متاثرہ علاقوں میں بجلی کی فراہمی۔



EDITOR, PRINTER, PUBLISHER & OWNER by MOHD ATHER RAHEEM PUBLISHED From FALAKNUMA NEWS Urdu Daily 19-4-276/5/A, Flat No.502. 5th Floor, Lake view Residency, Baquar Nagar, BNK Colony, Miralam Tank, Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS. #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar, Hyderabad- 500002 Telangana. Head Office Contact No.0404537318, falaknumanews@gmail.com www.falaknumanews.in